MONTHLY KARACHI

MUSTAFAI NEWS

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر	03	شمارہ نمبر	31

جولائی 2010

اردو سیکھئے، اردو بولیئے، اردو لکھیئے، اردو سے پیار کیجئے، اردو کو فروغ دیجئے

اسلیئے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے، اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر
صفدر نوری

ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مدیر منتظم
سیاب احمد صدیقی

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		02
اداریہ		03
گفتگو: قائد طلباء سید جواد الحسن کاظمی	ممتاز احمد ربانی ایڈوکیٹ	05
انجمن طلباء اسلام کے نام پیغامات	ادارہ	09
موبائل فون، ترقی یا ترقی کی راہوں میں رکاوٹ	بنت فضل بیگ مہر	11
تگ وتاز	ادارہ	14
مایوس ہونے والوں کو راہ دکھائیں	راجہ عبدالحمید خان	22
بانیان پاکستان کی اولاد کیلئے لمحہ فکریہ	صفی اللہ عاصم	23
واقعہ معراج	پیر محمد کرم شاہ و شاہ الازہری	24
تصویری خبرنامہ	ادارہ	29

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

مجلس شوریٰ

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- پروفیسر را وار تضیٰ جبین اشرفی
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- نوخیز انور صدیقی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- انجینئر ادریس غفار
- ممتاز احمد ربانی ایڈوکیٹ
- جاوید مصطفائی

مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- معین الدین نوری
- عبدالعزیز موسیٰ
- سعید النبی خان
- حافظ عبدالواحد
- نعمان رحمانی
- ڈاکٹر خالد اقبال
- ذیشان مصطفائی

نامہ نگار

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری
اسلام آباد	جاوید خان
گجرات	عبدالقادر مصطفائی
حیدرآباد	سلیم اختر غوری
پشاور	رفیق قریشی
چکوال	گل احمد
گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد	ہارون رشید
منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان	طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
راولپنڈی	مولانا عبدالکبیر میر

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

03 مصطفائی ہاوس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

contact : 0321-8234458' 0300-9551332 '0345-2229903 Email:mustafainews@gmail.com
Website:www.mustafai.com

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے ۔۔۔ پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اقرأ باسم ربك

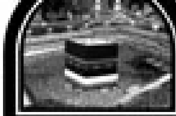

فروغ فکر قرآن

قرآن پڑھیں......قرآن سمجھیں......قرآن پر عمل کریں

سورة الفرقان

اس سورت میں ان اعتراضات کا جواب ہے جو کفار مکہ کی طرف سے قرآن اور صاحب قرآن ﷺ پر کئے جاتے تھے۔ کہ قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ محمد ﷺ اسے خود بنا بنا کر اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ آغاز کلام میں ہی انہیں مسکت جواب دیا گیا ہے کہ یہ تو اس نہایت بزرگ و باعظمت ہستی کا نازل کردہ ہے جس نے پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات کو نہ صرف تمہارے لئے بلکہ تمام جہاں کے لئے خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

پھر آئندہ آیتوں میں نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات سے جو جماعت صحابہ تیار ہوئی ہے ان کی بلند کردار اور اخلاقی خوبیوں پر نظر ڈال کر دیکھو یہ قرآن کا اعجاز اور صاحب قرآن کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے کہ عرب کے اس معاشرہ میں ایسی خوبیوں کے حامل بن گئے۔ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں ضدی جاہلوں کو دور سے سلام کرتے ہوئے ان سے بچ نکلتے ہیں جو اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی اور نہ کنجوسی کرتے ہیں بلکہ وہ راہ اعتدال پر ہوتے ہیں اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے ناحق قتل سے مکمل اجتناب کرتے ہیں اور نہ بدکاری کرتے ہیں جھوٹی گواہی نہیں دیتے ہیں لغویات سے باوقار طریقے سے گزر جاتے ہیں۔ وہ دعائیں کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کو ٹھنڈک دے اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا ایسے لوگ دنیا کی ثابت قدمی کا پھل اعلیٰ درجات کی شکل میں پائیں گے۔ جنت میں آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔

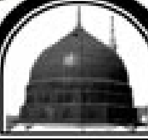

فروغ عشق رسول

نعت رسول مقبول
(صلی اللہ علیہ وسلم)

اے شفیع امم ہادی محترم
دل شکستہ ہے ہمت عطا کیجیے
مشکلوں میں گھری ہے میری زندگی
میرا سویا مقدر جگا دیجیے
اے شفیع امم ہادی محترم
روضہ پاک ہو یا ہو عرش بریں
آپ پہ ناز کرتی ہے ساری زمیں
آپ ہو عاشقوں کے دلوں میں مکیں
دید ہو جائے پردہ ہٹا دیجیے
اے شفیع امم ہادی محترم
میرے خوابوں میں آتا ہے شہر نبی
اپنی قسمت میں ہوگی زیارت کبھی
جسم لاغر میں اب اتنی ہمت نہیں
میں ہوں بیمار آقا شفا دیجیے
اے شفیع امم ہادی محترم
رحمت العالمیں کردو نظر کرم
اب صدیقی کا رکھیے خدارا بھرم
شمع زندگی ہو نہ جائے ختم
فاصلوں کی حقیقت مٹا دیجیے
اے شفیع امم ہادی محترم

فرمان قائد اعظمؒ

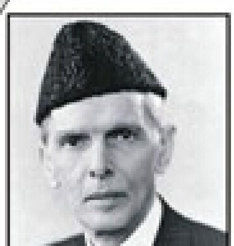

"میرا پیغام تم نوجوانوں کے لیے یہی ہے کہ ڈسپلن اور تنظیم قائم کرو اور ہر قربانی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ قوموں کی آزادی کے گلستان خون سے سینچے جاتے ہیں اور مسلمان قوم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔ قوم کو مصائب سے نہیں گھبرانا چاہیے۔ مصائب سے گزر کر برائیوں کی آلائش دور ہو جاتی ہے اور قوم کے جوہر نکھرتے ہیں۔"

(نقوش قائد اعظم، بروایت حکیم آفتاب حسن قرشی، ص 297)

فرمان اقبالؒ

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہل نظر کہتے تھے ایران صغیر
سینہ افلاک سے اٹھتی ہے آہ سوز ناک
مرد حق ہوتا ہے جب مرعوب سلطان و امیر

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

اداریہ

مرکز امن واماں، حرم نشان داتا دربار پر حملہ

علم وعرفان، امن وامان، مہرومحبت اور دانش وحکمت کے بیش بہا خزانے لٹانے والے سید ہجویر، مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستاں حرم نشان پہ ہونے والے وحشیانہ، بزدلانہ اور مکروہ حملے نے ہر ذی شعور مسلمان کو تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل سوگوار ہے۔ بدن مضمحل اور ذہن ماؤف ہیں۔ یہ کیونکر ہوا؟ کیسے ہوا؟ کس نے کیا ہے؟ کیوں کیا ہے؟ کس میں اتنی جرات ہوئی ہے؟ کس کی بدبختی شقاوت قلبی میں ڈھلی ہے؟ کس نے تلاش جنت کے فریب میں جہنم کا راستہ چنا ہے؟ وہ آستانہ جہاں پہ کم وبیش دس صدیوں سے امن وسلامتی کی خیرات بٹ رہی ہے۔ جہاں پہ شاہ وگدا، امیر وغریب، عارف وعامی، ہر رنگ، نسل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے دیوانہ وار حاضری دیتے آرہے ہیں۔۔ وہ مرکز مہرووفا داتا دربار جو آج بھی بھوک، فلاس، مہنگائی اور ظلم وجبر میں لپٹے ہوئے غریبوں کیلئے پناہ گاہ ہے۔ جہاں دن بھر مزدوری کرنے والے رات کو حاضر ہوتے ہیں، صدیوں سے جاری لنگر سے پیٹ کی بھوک مٹاتے اور رات حرم ہجویر کے صحن میں سکون کی نیند سو جاتے ہیں۔ اس آستان قدس پہ آنے والے تو عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے لوگ ہوتے ہیں جو مسائل زندگی کی تپتی دھوپ میں فیض عالم کے سبز گنبد کی ٹھنڈی چھاؤں تلے سکون کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کا کسی سے کوئی بیر نہیں، کوئی دشمنی نہیں، پھر ان ابلیسی نادیدہ ہاتھوں نے اس مرکز امن وعافیت کو کیوں اس وحشت وبربریت کیلئے منتخب کیا۔ اس سے پہلے پشاور کے عظیم صوفی عبدالرحمٰن بابا کے مزار پر دھماکہ کیا گیا، پیر عبدالسمیع کے جسدِ خاکی کو قبر سے نکال کر درخت سے لٹکایا گیا تھا۔ میلاد کے جلسے میں عاشقان رسول ﷺ کو خون میں نہلا دیا گیا تھا۔ گزشتہ سال خودکش حملوں کو حرام قرار دینے والے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کردیا تھا۔ اس کے علاوہ متعدد امام بارگاہوں، حسینی مزاروں اور مسجدوں، درسگاہوں، کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ سیکورٹی ایجنسیوں، فوجی تنصیبات حتیٰ کہ فوجی ہیڈکوارٹر پہ حملہ کیا گیا تھا۔ اور گزشتہ ماہ قادیانی مراکز کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لبرل اور انسانی حقوق کی علمبرداروں نے دل کھول کر پاکستان اور مذہبی جماعتوں کو انسانی حقوق اور اقلیتوں سے زیادتی کا مرتکب قرار دیا تھا۔ مگر اب وہ سارے دانش ور اب کیا لکھیں گے؟ کوئی کہتا ہے یہ ''را'' کا کام ہے کوئی اسے ''موساد'' اور کوئی کے جی بی اور بلیک واٹر کے کھاتے میں ڈالتا ہے۔ لیکن کیا کسی نے سوچا کہ ان کا ماسٹر مائنڈ کوئی یہودی، عیسائی یا ہندو کوئی بھی ہو لیکن میدان میں جو لوگ سرگرم عمل ہیں وہ تو یہیں کے ہیں۔ انہیں کس نے ورغلایا ہے۔ ڈرون حملوں کی لاکھ مذمت کی جائے عراق اور افغانستان پر غیر ملکی قبضے ہیں اور ظلم وستم پہ کرور لعنت بھیجی جائے لیک کیا یہ سب کچھ جواز فراہم کرسکتا ہے کہ بے گناہ اور نہتے مسلم اور غیر مسلم پاکستانیوں کو خاک وخون میں تڑپایا جائے۔

افسوسناک صورتحال تو یہ ہے کہ ہمارے حکمران عوام کے جان ومال کے تحفظ میں ناکام ہو چکے ہیں وہ اپنی سیکورٹی پہ تو کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں مگر عوام کی سیکورٹی کی انہیں پرواہ نہیں ہے۔ اب بھی معمول کے مطابق ہر حادثے کے بعد کی طرح روایتی بیان داغ دیئے گئے ہیں۔ دہشت گردوں کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ ان سے آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے۔ شہیدوں اور زخمیوں کے لئے رقوم کا اعلان ہو چکا ہے۔ خودکش دہشت گردوں کے سر مل چکے ہیں۔ کچھ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جب ذرا لوگوں کے جذبات ٹھنڈے پڑیں گے تو پھر راوی ہر طرف چین لکھنا شروع کردیگا۔ اس مرتبہ تو طرفہ تماشہ یہ ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ایک دوسرے پر الزام دھر رہی ہیں، سیاستدان اس مقدس جگہ کے تقدس کی پامالی پر بھی سیاست کر رہے ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی چوہدری جنہیں اپنی

طویل وزارت اعلیٰ کے دور میں ایک بھی داتا دربار حاضری کی توفیق نہیں ملی اب وہ بھی وہاں پہنچ کر بیان داغ رہے ہیں۔ حیرت کی انتہا ہے کہ ہمارے قائدین قوم کو کدھر لے جا رہے ہیں۔ پنجاب میں خادم اعلیٰ شہباز شریف کی حکومت ہے جن کے والد مرحوم ننگے پاؤں داتا کی چوکھٹ پہ حاضری دیتے رہے ہیں۔ وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی حضرت بہاؤالدین زکریہ ملتانی کے گدی نشین ہیں۔ سید یوسف رضا گیلانی ملتان کی گیلانی خانقاہ کے سجادہ نشین ہیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید حامد سعید کاظمی غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی کے لخت جگر ہیں۔ ان سب کے ہوتے ہوئے اگر برصغیر پاک و ہند کی سب سے بڑی درسگاہ اور غریبوں، مسکینوں، بے نواؤں، فقیروں، درویشوں کی پناہ گاہ، داتا دربار میں اس طرح دہشت گردی کی گئی ہے تو پھر ان کے حکومت میں رہنے کا کیا جواز رہتا ہے؟ انہیں یا تو ان واقعات کو رکوانہ ہوگا یا پھر اقتدار کے محلات کو چھوڑ کر گھر جانا ہوگا۔

قارئین! داتا دربار سے حکومت کو 18 کروڑ روپے سے زیادہ سالانہ آمدن ہوتی ہے۔ جو داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ کے عقیدت مند امن ومحبت، رواداری اور برداشت پر یقین رکھنے والے اہل سنت کے نذرانوں کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اس میں سے ساڑھے چار کروڑ سالانہ دربار اور مسجد پر خرچ ہوتا ہے باقی سارا محکمہ اوقاف کے خزانے میں جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر مزارات اولیاء سے جو کروڑوں روپے اکٹھے ہوتے ہیں وہ بھی اوقاف کی نذر ہوتے ہیں۔ اور محکمہ اوقاف سے وہ سب آئمہ اور مدارس تنخواہیں لیتے ہیں۔ جو سرے سے اولیاء کرام کی تعلیمات کے منکر ہیں۔ ان نذرانوں کو حرام اور شرک گردانتے ہیں۔ اس لئے ایک تو ضرورت ہے کہ مزارات و خانقاہوں کا الگ اوقاف بنایا جائے جو وہاں سے حاصل ہونیوالی آمدن کو امن ومحبت کے فروغ کیلئے ان آستانوں پر عالی شان تعلیمی ادارے اور ہسپتال قائم کرے۔

یہ تو ایک ضمنی اور ضروری بات تھی جو عرض کر دی گئی وگرنہ جس طرح کی صورت حال سے ہمارا وطن اور ہمارا معاشرہ دوچار ہے اس کیلئے لازم ہے کہ ارباب حل وعقد صاحبان دانش وبصیرت اور سیاسی و دینی رہنما سر جوڑ کر بیٹھیں اور دہشت گردی کے سرطان کا کوئی حل تجویز کریں۔ صوبوں، علاقوں کی زبانوں، ذاتوں، برادریوں و سیاسی جتھہ بندیوں اور مذہبی فرقوں میں تقسیم در تقسیم ہوتی قوم کو متحد کرنے کیلئے امن ومحبت کی داعی مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ اور دیگر اولیاء کرام کی تعلیمات کو عام کریں۔ انتہا پسندی کے بجائے رواداری اور برداشت کو فروغ دیں۔ حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جلد از جلد داتا دربار پہ دہشت گردی کرانے والوں کا سراغ لگائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔ انتہا پسند تنظیموں کو کسی اور رعایت کے بغیر ختم کریں۔ حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس وطن کو رونقیں اور اس میں اسلام کی بہاریں انہی خانقاہ نشینوں کا فیضان ہے۔ اگر خانقاہوں کو ویران کرنے کی سازشوں کا قلع قمع نہ کیا گیا تو خانقاہیں تو انشاء اللہ آباد رہیں گی انہیں ویران کرنے کی آرزو رکھنے والے اور ان کے سرپرست سب برباد ہو جائیں گے۔ داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمہ کا فیضان اسی طرح بٹتا رہے گا ان کے تقدس کو پامال کرنے کی سازشیں کرنے والے دونوں جہانوں میں رسوا ہونگے۔

شاعر مشرق کے عقیدت میں ڈوبے اشعار آج بھی غلامان داتا گنج بخش کے جذبوں کو گرمیاں فراہم کر رہے ہیں۔

سیّد ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت
صبح ما از مہر او تابندہ گشت

(ہجویر کا سیّد اقوام عالم کا سردار ہے۔ عظیم صوفی پیر سنجر کے لیے اس کا مزار حرم مبارک کی مانند ہے۔ پنجاب کی خاک کو اس نے زندہ کر دیا۔ میری سحر اسی سورج سے تابندہ ہوئی)

گفتگو

قائد طلباء سید جواد الحسن کاظمی

مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام، ومتحدہ طلباء محاذ

انجمن طلباء اسلام راہ اعتدال پر گامزن محب وطن طلبا کی تنظیم ہے

مصطفائی نیوز : انجمن طلباء اسلام میں کیسے شامل ہوئے؟

صدرانجمن : جب میں سرسید کالج واہ کینٹ ضلع راولپنڈی میں جماعت دہم کا طالب علم تھا تو انجمن طلباء اسلام تحصیل ٹیکسلا کے ناظم محمود اعظم بٹ ہمارے ہمسائے تھے علاقہ بھر کے لوگ انہیں انجمن طلباء کے حوالے سے جانتے تھے۔ مجھے جب انہوں نے

پنجاب کے وزیر قانون کو فوری طور پر بر طرف کر کے سانحہ داتا دربار کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچا جائے۔

اے ٹی آئی میں شمولیت کی دعوت دی تو میں چونکہ انہیں ان کی دینی وفکری سرگرمیوں کی وجہ سے جانتا تھا اور مجھے انہی کے حوالے سے اے ٹی آئی کا تعارف بھی تھا اس لئے میں نے ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے انجمن طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کی۔

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر منتخب ہونے پر آپ کے کیا تاثرات تھے۔؟

صدرانجمن: انجمن طلباء اسلام ہماری مادر فکری ہے جس نے مجھے ہمدرد سے رکن تک تربیت کے مختلف مراحل سے گزار کر اس مقام تک پہنچایا۔ اس دوران تنظیم کی طرف سے مجھے پریس سیکریٹری تحصیل ٹیکسلا سے لے کر قائم مقام مرکزی سیکریٹری جنرل تک مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں جنہیں اپنی استطاعت سے بڑھ کر نبھانے کی کوشش کی۔ میں نے کبھی بھی اپنے آپ کو اے ٹی آئی کے صدارت کے قابل نہیں سمجھا تھا لیکن جب اراکین انجمن نے اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ اس عظیم ذمہ داری کے لئے میرا انتخاب کیا تو میں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا سمجھتے ہوئے ایک امانت کے طور پر اسے قبول کیا۔ اور اس بات کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھا کہ اگر اس امانت کا صحیح حق ادا نہ کیا تو اے ٹی آئی کے مخلصین اور محبین کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور قیامت کے دن اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہوگا۔ اس لئے میں نے منتخب ہونے کے بعد انجمن طلباء اسلام کو اپنی پہلی ترجیح سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو صرف انجمن کے کام کیلئے دن رات وقف کر دیا۔

مصطفائی نیوز: کیا یہ ذمہ داری آپ کو اپنے دوستوں، گھر والوں اور تعلیم سے دور تو نہیں کر رہی؟

صدرانجمن: کسی بھی طلباء یا اصلاحی تنظیم میں کام کرنے کے لئے سب سے موثر نیٹ ورک انسان کے گھر والے یا اس کے دوست ہوتے ہیں جو انسان کی تنظیمی زندگی کو آسان بنا دیتے ہیں اور مشکل ترین لمحات میں اسے ہر قسم کی اخلاقی اور مالی مدد فراہم کر کے اسے منزل کے قریب کرتے ہیں۔ انجمن طلباء اسلام کی ذمہ داریوں نے مجھے اپنے گھر والوں یا دوستوں سے دور نہیں کیا بلکہ اے ٹی آئی کی تربیت نے مجھے اپنے گھر والوں کی نظر میں مزید بلند مقام عطا کیا اور میرے بہترین دوستوں میں اضافہ کیا۔ اس لئے تنظیمی ذمہ داریوں نے مجھے اپنے دوستوں اور گھر والوں سے دوری کا احساس نہیں ہونے دیا بلکہ ہر مرحلے پر میرے بہترین معاون و مددگار ثابت ہوئے۔

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کے کام میں بہتری کیلئے آئندہ کا کیا لائحہ عمل ہے؟

پورے ملک میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹیز کے نیٹ ورک کو فعال بنا کر ہم پاکستان کو ویلفیئر اسٹیٹ بنانے کیلئے پہلا قدم اٹھا سکتے ہیں

صدرانجمن: انجمن طلباء اسلام کے کام کو آگے بڑھانے کا ایک ہی فارمولا ہے کہ جیسے بابائے قوم نے فرمایا کام کام اور صرف کام، تنظیمی زندگی میں ٹھہراؤ موت ہے۔ زنگ آلود ہو جاتی ہیں ان کارکنان کی صلاحیتیں جن کے پاس کرنے کو کچھ نہ ہو۔ مردہ ہو جاتی ہے وہ یونٹیں جہاں ہفتہ وار اجلاس نہ ہو۔ بکھر جاتی ہے وہ قیادت جو پالیسی مرتب نہ کر سکے۔ تنظیمی کام کو بڑھانا ہے تو ہمیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

بروقت پالیسی بنانا ہوگی یونٹ سے لے کر شاخ، اضلاع اور ڈویژن کو متحرک کرنے کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔ ہر سطح پر دستور العمل کی پابندی کو لازمی بنانا ہوگا اور بلاوجہ تنظیم میں نامزدگیوں کے سلسلے کو ختم کر کے انتخابات کے نظام کو فوراً بحال کرنا ہوگا جس کی برکت سے کئی قسم کی قباحتوں سے انجمن طلباء اسلام کو بچایا جا سکے گا۔ اور نتیجے کے طور پر کارکنان انجمن اپنے نئے سیشن کا آغاز ایک نئے ولولے اور عزم صمیم سے کریں گے۔

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کب سے اور کن خطوط پر کام کر رہی ہے؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام کی تشکیل 20 شوال المکرم 1387ھ بمطابق 20 جنوری 1968ء کو پاکستان کے سب سے بڑے شہر اور اس وقت کے دارالحکومت کراچی میں عمل میں آئی۔ انجمن کی تشکیل کا مقصد معاشرے میں بدعقیدگی، لادینیت اور معاشرتی برائیوں کے خلاف طلبہ کی سوچوں، جذبوں اور صلاحیتوں کو متحد کر کے انہیں قوت عمل فراہم کرنا تھا۔ انجمن طلباء اسلام راہ اعتدال پر گامزن محب وطن طلباء کی تنظیم ہے۔ اس سے وابستہ طلباء پیغمبر اسلام ﷺ کی عقیدت و محبت کے عقیدے کے قائل ہیں۔ اور ان کے اکابر کا تحریک پاکستان میں نمایاں کردار رہا ہے۔ انجمن طلباء اسلام تعلیم کے ساتھ روا رکھی جانے والی ناانصافیوں کے خاتمے، بدعنوانیوں کی روک تھام، طلباء مسائل کے حل، صحت مند سرگرمیوں کے فروغ اور طلباء کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے طلباء تنظیموں کی منتخب جمہوری یونینوں کی حامی ہے۔ انجمن طلباء اسلام کے مقاصد دینی، تعلیمی، ملکی اور ملی نوعیت کے ہیں۔ بقول ممتاز قانون دان جناب ایس ایم ظفر کہ یہ تنظیم شخصی کرشمے کے اردگرد نہیں چلتی بلکہ اپنے مقاصد کی بناء پر فعال ہے۔ انجمن کے حیات بخش مقاصد یہ ہیں۔ دینی مقاصد کے تحت انجمن روحانی انقلاب کے لئے کوشاں ہے، انجمن چاہتی ہے کہ طلباء کے دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہوں، احترام صحابہ کرام، اہل بیت عظام و بزرگان دین کے جذبے سے لبریز ہوں، طلبہ اپنے کردار کو سیرت مصطفیٰ ﷺ اور اسلام کے روحانی پہلو سے انقلاب آشنا کریں، ہر طالب علم کے پاس کم از کم اتنا علم ہو کہ وہ اسلام کو نامکمل اور دقیانوسی مذہب کہنے والوں کی غلط فہمیاں دور کر سکے۔ ملکی مقاصد کے تحت انجمن علاقائی تعصبات اور عصبیتوں سے پاک محب وطن طلبہ کا قافلہ تیار کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ انجمن

مصطفائی تحریک مصطفائی معاشرے کے قیام کی عملی صورت نکالے

پاکستان کی آزادی وخودمختاری اور استحکام کے منافی تمام ملکی وغیر ملکی اقدامات کی مذمت کرتی ہے۔ ملی مقاصد کے تحت انجمن دنیا بھر میں ہونے والے انتہاء پسندانہ، غیر منصفانہ اور دہشت گردی پر مبنی اقدامات کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ انجمن جارحیت پسندی، عالمی طاقتوں کی استحصالی پالیسیوں کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج کو فطری رد عمل قرار دیتی ہے اور طاقت کے بجائے انصاف کو عالمی امن کا ضامن خیال کرتی ہے۔ انجمن ایسے کسی خودکش حملے، فضائی بمباری اور تباہی سے قطعی اتفاق نہیں کرتی جن سے معصوم و بے گناہ انسانی جانوں کا ضیاع اور املاک کا نقصان ہوتا ہے۔

انجمن چاہتی ہے کہ طلباء کے دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہوں، احترام صحابہ کرام، اہل بیت عظام و بزرگان دین کے جذبے سے لبریز ہوں، طلبا اپنے کردار کو سیرت مصطفیٰ ﷺ اور اسلام کے روحانی پہلو سے انقلاب آشنا کریں، ہر طالب علم کے پاس کم از کم اتنا علم ہو کہ وہ اسلام کو نامکمل اور دقیانوسی مذہب کہنے والوں کی غلط فہمیاں دور کر سکے۔

مصطفائی نیوز: گھر سے مکتب، مکتب سے معاشرہ اور معاشرہ سے نظام حکومت تک کی اصطلاح کی وضاحت کریں؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام کا نصب العین اتنا پاکیزہ اور عملی ہے کہ اس سے وابستہ ہر طالب علم تمام قسم کے ذاتی اور گروہی مفادات سے بے نیاز ہو کر ایک دینی فریضے کے طور پر اپنی تنظیمی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے اور اسے وہ اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی رضا تسلیم کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اے ٹی آئی کو فروغ عشق رسول ﷺ کی تحریک کہا جاتا ہے۔ انجمن طلباء اسلام کی روشن تاریخ اس بات کو گواہی دیتی ہے کہ یہ طلباء تنظیم اپنے قیام ہی سے ہر دور میں صالح اور پاکیزہ فکر محب وطن طلباء کی جماعت تیار کرتی رہی ہے جس نے ATI کی 42 سالہ مختصر تاریخ میں گھر سے مکتب اور مکتب سے معاشرے تک اپنی جدو جہد کا لوہا منوایا ہے تاہم معاشرے سے نظام حکومت تک کا جو مرحلہ ہے اسے کامیابی سے سر کرنے کے لئے انجمن طلباء اسلام سے وابستہ ارباب فکر و دانش نے مصطفائی معاشرے کے قیام کا خواب دیکھا ہے۔ جو استحکام پاکستان کا ضامن بھی ہے۔ موجودہ حالات میں رفقاء انجمن طلباء اسلام کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ دفاع اسلام، تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ، نفاذ نظام مصطفیٰ اور استحکام پاکستان کے لئے منظم اور عملی کوششوں کو تیز تر کر کے ATI کے مشن کی تکمیل میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ تاکہ گھر سے مکتب، مکتب سے معاشرہ اور معاشرہ سے نظام حکومت تک کا خواب شرمندہ تعبیر ہو۔

مصطفائی نیوز: قومی تعلیمی پالیسی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

صدر انجمن: پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے اس لئے اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ اس بنیاد پر ضروری ہے کہ پاکستان کا نظام سیاست، نظام معیشت، نظام معاشرت اور نظام تعلیم، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مرتب کیا جائے تاکہ مقاصد تحریک پاکستان کی تکمیل ہو سکے۔ تعلیم وہ بنیادی عنصر ہے جس نے قوموں کے مستقبل کی عکاسی کرنی ہوتی ہے جس قوم کی علمی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں وہی ستاروں پر کمند ڈالنے کے قابل ہوتی ہے اور جو تعلیمی میدان میں کمزوری اور سستی کا مظاہرہ کرتی ہے وہ ہمیشہ دوسروں کی دست نگر ہی رہتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کا برسر اقتدار طبقہ اس حقیقت سے ہمیشہ نظریں چراتا رہا ہے کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ اگر پاکستان کی تعلیمی پالیسی عوامی امنگوں اور ضرورت کے پیش نظر بنائی گئی تو عام آدمی علمی سطح پر

موجودہ حالات میں رفقاء انجمن طلباء اسلام کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ دفاع اسلام، تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ، نفاذ نظام مصطفیٰ اور استحکام پاکستان کے لئے منظم اور عملی کوششوں کو تیز تر کر کے ATI کے مشن کی تکمیل میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

ڈیروں اور جاگیرداروں سے آگے نکل جائے گا۔اور پاکستان کی قیادت ایلیٹ کلاس کے ہاتھ سے نکل کر متوسط طبقے کی طرف منتقل ہوجائے گی۔اسی لئے تو قومی تعلیمی پالیسی بناتے ہوئے خاص طور پران لوگوں کو اس کام پر معمور کیا جاتا ہے جن کا تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا جو جعلی ڈگریوں کے ذریعے اقتدار کے ایوانوں تک پہنچتے ہیں۔اس لئے ایسے نااہل افراد کی بنائی ہوئی تعلیمی پالیسی نہ تو قابل عمل ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی اچھے مستقبل کی امید کی جاسکتی ہے

مصطفائی نیوز: آپ کی نظر میں پاکستان کی قومی تعلیمی پالیسی کی تشکیل پر کن افراد کو معمور کیا جانا چاہئے؟

صدر انجمن: تعلیم ہی وہ خشت اول ہے جو نسل نو کو مستقبل کے معمار بناتی ہے لہذا اس کی تیاری میں حد سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے خاص طور پر قومی تعلیمی پالیسی بنانے کیلئے ایسے افراد کا انتخاب کیا جائے جنہوں نے اپنی زندگی تعلیم کی بہتری کے لئے وقف کر رکھی ہو۔جو براہ راست قابل قدر تعلیمی اداروں سے وابستہ ہوں (اساتذہ ، پروفیسرز اور ماہرین تعلیم)۔افراد کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے یہ تمام افراد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہوں۔ان کی حب الوطنی اور اسلام دوستی پر کسی کو شک کرنے کا جرات نہ ہو۔ان کی مرتب کردہ تعلیمی پالیسی نوجوان نسل کو حب الوطنی و اسلام کی درست تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں سے آشنا بھی کرے ۔تاکہ پاکستان کی نئی نسل گلوبل ویلیج میں باوقار طریقے سے زندگی گزارنے کے قابل ہوسکے۔

مصطفائی نیوز: مخلوط نظام تعلیم کے حوالے سے انجمن طلباء اسلام کا کیا نقطہ نظر ہے؟

صدر انجمن: مخلوط نظام تعلیم اسلامی معاشرے کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اس لئے اسے فی الفور ختم کر دینا چاہیے۔کیونکہ نہ تو یہ اخلاقی اعتبار سے فائدہ مند ہے اور نہ ہی تعلیمی لحاظ سے یہ کوئی خاطر خواہ نتائج دیتا ہے۔اسلام تو حقیقی بہن اور بھائی کے لیے بھی ایک خاص عمر کے بعد حدود و قیود متعین کرتا ہے چہ جائیکہ عام مسلمان لڑکے اور لڑکیاں یا مسلمان اور غیر مسلم طلباء و طالبات بغیر شرعی پردے کے ایک ہی کلاس روم میں اکٹھے بیٹھ کر پڑھیں

> قومی تعلیمی پالیسی بناتے ہوئے خاص طور پر ان لوگوں کو اس کام پر معمور کیا جاتا ہے جن کا تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا جو جعلی ڈگریوں کے ذریعے اقتدار کے ایوانوں تک پہنچتے ہیں .اس لئے ایسے نااہل افراد کی بنائی ہوئی تعلیمی پالیسی نہ تو قابل عمل ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی اچھے مستقبل کی امید کی جاسکتی ہے

مخلوط نظام تعلیم کے شائد کچھ فائدے بھی ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کے فوائد کے مقابلے میں نقصانات بہت زیادہ ہیں۔اس سے طلباء وطالبات میں منفی خیالات و رجحانات پروان چڑھتے ہیں۔طلباء وطالبات کی ایک ہی کلاس روم میں موجودگی ان کے حصول علم میں رکاوٹ بنتی ہے۔ایسے ماحول میں طلباء، طالبات کی وجہ سے اور طالبات طلباء کی وجہ سے استاد سے سوالات پوچھنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔اس لئے ماہرین تعلیم نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ علیحدہ علیحدہ رہ کر پڑھنا حصول علم میں زیادہ معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

> میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انجمن طلباء اسلام کے پاس متحدہ طلباء محاذ کی صدارت ہے۔اور میں اس اعزاز پر تمام طلباء برادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں

مصطفائی نیوز: 42 سال گزرنے کے باوجود رفقاء انجمن کسی ایک پلیٹ فارم پر منتظم کیوں نہیں ہوسکے؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام کا قیام 1968ء میں عمل میں آیا اس کے بعد ایک طویل عرصہ تک انجمن طلباء اسلام سے فارغ ہونے والے رفقاء انجمن بعض نامساعد حالات کے پیش نظر کوئی مشترکہ پلیٹ فارم نہ بنا سکے جس کا نقصان یہ ہوا کہ رفقاء کی ایک کثیر تعداد مختلف فلاحی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں میں منقسم ہوگئی۔

بعدازاں 1991ء میں جب مصطفائی تحریک کا قیام عمل میں آیا تو اس ادارے نے سابقین کو منظم کر کے ایک موثر پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جو بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئی تاہم مصطفائی تحریک کے مرکزی عہدیدار تا حال دیگر تنظیموں کے بھی عہدیدار ہیں اور جز وقتی مصطفائی تحریک کے لئے وقت نکالتے ہیں۔اس لئے سابقین کو منظم کرنے کا خواب مکمل طور پر شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔مصطفائی تحریک کے ذمہ داران کو چاہیے کہ تمام سیاسی ،مذہبی اور سماجی وابستگیوں سے علیحدہ ہو کر یک نکاتی ایجنڈے یعنی سابقین کو منظم کر کے مصطفائی معاشرے کے قیام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کی عملی صورت نکالیں اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کو ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے پورے ملک میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائیٹیز کے نیٹ ورک کو فعال بنائیں اور پاکستانی قوم کو شعور کی بالیدگی عطا کرنے کے لئے مصطفائی ماڈل سکولز کے نیٹ ورک کو مضبوط بنائیں۔اور جو رفقاء انجمن سیاست میں حصہ لینے کے خواہاں ہیں انہیں پاکستان فلاح پارٹی یا نظام مصطفیٰ پارٹی میں اپنی بھرپور صلاحیتیں بروئے کار لانے کے لئے آمادہ کریں تاکہ پاکستانی قوم کو صالح اور باصلاحیت قیادت میسر آسکے۔انجمن طلباء اسلام کے تمام وابستگان کی خواہش ہے کہ سابقین کی تمام سماجی ،فلاحی اور سیاسی تنظیمیں باہم مربوط ہونی چاہئیں تاکہ معاشرے سے نظام حکومت تک کا مرحلہ مکمل ہو۔

مصطفائی نیوز: آپ متحدہ طلباء محاذ کے بھی مرکزی صدر ہیں یہ بتائیں کہ اس اتحاد میں کون کون سی تنظیمیں شامل ہیں؟

صدر انجمن: ملکی سطح کی تمام طلبہ تنظیمیں اس اتحاد میں شامل ہیں تاہم بعض علاقائی اور لسانی تنظیمیں اس اتحاد میں شریک نہیں ہیں۔

مصطفائی نیوز: طلبا یونینز کے انتخابات کیلئے آپ کی کیا تیاریاں ہیں؟

صدر انجمن: طلباء یونینز کے انتخابات ہوتے نظر نہیں آرہے تاہم بھرپور طریقے سے انتخابات لڑنے کیلئے تیار ہیں۔حکومت یونین کے انتخابات کا اعلان کرے تاکہ ابہام ختم ہو۔سابق فوجی ڈکٹیٹر جنرل مشرف کی طرح اچانک اعلان کرنے سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔حکومت اگر مخلص ہے اور جمہوریت پر یقین رکھتی ہے تو بروقت یونینز کے انتخابات کا شیڈول دے تاکہ تمام تنظیمیں اپنی تیاری شروع کریں۔

مصطفائی نیوز: بطور مرکزی صدر متحدہ طلباء محاذ آپ کا لائحہ عمل کیا ہے؟

صدر انجمن: میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انجمن طلباء اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور داتا گنج بخش سید نا علی ہجویریؒ کا مزار مبارک پوری انسانیت کے لئے پناہ گاہ کی حیثیت رکھتا ہے جہاں ہمہ وقت انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ آپ کی ذات ناقصوں کے لئے پیر کامل اور کاملوں کے لئے راہنما ہے مخلوق خدا اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے داتا حضورؒ کی درگاہ کی طرف رجوع کرتی ہے۔

کے پاس متحدہ طلباء محاذ کی صدارت ہے۔ اور میں اس اعزاز پر تمام طلباء برادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور طلباء حقوق کیلئے اس عزم کا ارادہ کرتا ہو کہ یونینز انتخابات سے قبل تمام طلباء تنظیمیں ایک مشترکہ ضابطہ اخلاق تشکیل دیں گی جس کی پابندی تمام طلباء تنظیموں کی ذمہ داری ہوگی۔ تاکہ تعلیمی اداروں کا امن برقرار رہے۔ اس سلسلے میں تمام تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل کی جا چکی ہے۔ جو تمام محرکات کا جائزہ لے گی۔

مصطفائی نیوز: حضور داتا گنج بخشؒ کے مزار مبارک پر حملے کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

صدر انجمن: حضور داتا گنج بخش سید نا علی ہجویریؒ کا مزار مبارک پوری انسانیت کے لئے پناہ گاہ کی حیثیت رکھتا ہے جہاں ہمہ وقت انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ آپ کی ذات ناقصوں کے لئے پیر کامل اور کاملوں کے لئے راہنما ہے مخلوق خدا اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے داتا حضورؒ کی درگاہ کی طرف رجوع کرتی

ATI کو اس اعلیٰ مقام پر پہنچانے والے شہدائے انجمن، غازیان انجمن، علماء کرام، مشائخ عظام، سابقین انجمن اور بے لوث کارکنان انجمن کے کردار کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ انہیں ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے۔ اپنے اس تابناک ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے ہیں مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی بھی کرنی چاہیے

ہے۔ ناداروں اور مسکینوں سمیت لاکھوں لوگ داتا علی ہجویری کے آستانے سے روزانہ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں، وہاں حاضری دینے والوں میں رنگ و نسل اور مذہب و ملت کی کوئی تفریق نہیں وہاں آنے والا ہر شخص دامن مراد بھر کر واپس لوٹتا ہے۔ وہاں آنے والے ہر انسان کو روحانی اور قلبی سکون میسر ہوتا ہے۔ پچھلے ہزار سالہ دور میں شہر لاہور کو مختلف بادشاہوں نے تاراج کیا مگر کسی کو بھی داتا صاحب کے آستانہ پاک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ ہو سکی وہاں آنے والا ہر شخص عقیدت و محبت کے جذبات لے کر آتا ہے۔ مگر یہ بدبخت لوگ جنہوں نے ایسی غلیظ اور سفاکانہ حرکت انہیں کسی مذہب و مسلک سے جوڑنا تو دور کی بات ایسے کمینے اور ذلیل لوگ انسان بھی نہیں ہو سکتے۔ ہم ان دھماکوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسی شرمناک کارروائیوں میں ملوث اداروں کو بے نقاب کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور ان کی سرپرستی کرنے والے عناصر کو بھی عبرتناک سزا دی جائے، تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔ خاص طور پر پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کو فی الفور وزارت قانون سے برطرف کر کے تفتیش کی جائے کہ اس کے ان عناصر سے گہرے روابط ہیں جو ایسی دہشت گردانہ کارروائیوں کے ماسٹر مائنڈ ہیں۔ ہم ہر سطح پر اس کی مذمت کرتے ہیں اور مجرموں کو عبرتناک انجام تک احتجاج جاری رکھیں گے۔

مصطفائی نیوز: کارکنان کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

انجمن طلباء اسلام نے معاشرے پر انمٹ نقوش مرتب کیے ہیں۔ اے ٹی آئی کی بازگشت مسجد کے محراب سے اسمبلی کے ایوان تک سنی جا رہی ہے۔

صدر انجمن: وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ترجیحات بھی بدل رہی ہیں۔ ان کی ضروریات اور مقاصد حیات میں بھی تبدیلیاں واقع ہو رہی ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں انسان مشین کی طرح گھومتا ہوا نظر آتا ہے۔ رزق کی تلاش میں اس قدر سرگرداں ہے کہ اسے اپنی آخرت بھی یاد نہیں رہی لیکن مبارکباد کے مستحق ہیں انجمن طلباء اسلام کے کارکنان جو اپنی زندگی کے ہر لمحے کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں جن کی زندگی کی سب سے بڑی کمائی محبت رسول ﷺ ہے۔ جن کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی فروغ عشق رسول کی شمع کو روشن رکھنا ہے۔ جن کی حیات مستعار کا سب سے بڑا وظیفہ یہ کہ

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہاء کے بعد
ذات نبی بلند ہے ذات خدا کے بعد
دنیا میں احترام کے لائق ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ کے بعد

میں ایسے پاکیزہ نوجوانوں کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی زیست کے بہترین ایام انجمن طلباء اسلام کے نام کئے۔ اور ان کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ اس وقت آپ کی پیاری تنظیم اپنی تاریخ کے 42 سال گزار چکی ہے۔ آپ اپنی اس مادر فکری کے حوالے سے اپنے کردار و عمل کو خود احتسابی کی چکی سے گزار کر یہ جائزہ لیں کہ ہم نے کیا کھویا؟ کیا پایا؟ اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی کسی کو انکار ممکن نہیں کہ انجمن طلباء اسلام نے معاشرے پر انمٹ نقوش مرتب کئے ہیں۔ اے ٹی آئی کی بازگشت مسجد کے محراب سے اسمبلی کے ایوان تک سنی جا رہی ہے۔ پاکستان کے ہر باشعور اور عام فرد کو انجمن کا تعارف حاصل ہو چکا ہے سب جانتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ، مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تنظیم کا نام انجمن طلباء اسلام ہے۔ اس کارکردگی پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے اور ATI کو اس اعلیٰ مقام پر پہنچانے والے شہدائے انجمن، غازیان انجمن، علماء کرام، مشائخ عظام، سابقین انجمن اور بے لوث کارکنان انجمن کے کردار کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ انہیں ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے۔ اپنے اس تابناک ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے ہیں مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی بھی کرنی چاہیے اور اس حوالے سے غور و غوض کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم نے گذشتہ سال کتنے طلباء کو انجمن کا ہمدرد بنایا اور اس سال مزید کتنے لوگوں تک انجمن کا پیغام پہنچانا ہے۔ پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ اہتمام کے ساتھ فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنے لئے لازمی بنانا ہے اور تلاوت قرآن مجید کو اپنی زندگی کا معمول بنانا ہے۔ اور برائی کے خاتمے کے لئے اپنے آپ کو ہمہ وقت تیار رکھنا ہے اس لئے کہ

تمہیں کو بن کر نقیب سحر زمانے کا
رخ حیات کو عنوان بانٹنے ہوں گے
تمہارے بازوؤں کو قوی بھی ہونا ہے
سفینے قوم کے تم کو سنبھالنے ہوں گے

☆☆☆

انجمن طلباء اسلام کے کنونشن کے موقع پر سابقین انجمن کا پیغام

انجمن طلباء اسلام کے نام

از: میاں فاروق مصطفائی، بانی رکن اے ٹی آئی، مرکزی امیر مصطفائی تحریک پاکستان

عزیزان گرامی القدر!

یہ امر میرے لئے انتہائی مسرت واطمینان کا باعث ہے کہ انجمن طلباء اسلام اپنی جدو جہد کے 43 ویں سال میں اپنے اولین گہوارہ یعنی شہر میں کونشن منعقد کررہی ہے۔اور جادۂ عمل پر نئے عزم کیساتھ گامزن ہورہی ہے۔اس موقع پر میں صدر انجمن سید جواد الحسن کاظمی اور انجمن کے جملہ کارکنان کو دلی مبارک پیش کرتا ہوں۔ پیارے دوستو! عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار انجمن کے کارکنوں نے 1968ء سے آج تک اپنے مشن کے فروغ کیلئے بے مثال قربانیوں کی تاریخ رقم کی ہے۔اور پاکستانی معاشرے میں خیر وفلاح کی ترویج میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔انہوں نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحفظ ناموس رسالت، اسلامی نظام تعلیم کے اجراء، زلزلہ زدگان کی امداد اور دیگر تعلیمی اور قومی امور میں ایثار وخدمت کی لازوال مثالیں قائم کی ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ عزیز ساتھیو! انجمن طلباء اسلام کو آج پہلے سے بڑھ کر چیلنجوں کا سامنا ہے۔ بعض مفاد پرستوں نے اس کا وجود دولخت کرنے کی سازش کررکھی ہے۔ جسے آپ نے باہمی اتحاد اور شبانہ روز جدو جہد سے ناکام بنانا ہے۔دوسری جانب اسلام دشمن طاقتیں سرگرم عمل ہیں اور ہماری دینی اقدار، ناموس رسالت، اور احترام صحابہ کرام واولیاء عظام کونشانہ بنارہی ہے۔انہوں نے دہشت گردی کا بازار گرم کررکھا ہے اور انکے بیرونی سرپرست، نصاریٰ، یہود وہنود، اپنی پیدا کردہ دہشت گردی کو ختم کرنے کے بہانے عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے خلاف جارحیت کررہے ہیں۔اور ہمیں تباہ وبرباد کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ان دگرگوں حالات میں آپ نے نہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے بلکہ اپنی پیاری انجمن طلباء اسلام، مملکت خداداد پاکستان اور ملی اقدار کے تحفظ کا فریضہ بھی سرانجام دینا ہے۔

تیز ترک گامزن، منزل ما دور نیست

مجھے امید ہے کہ آپ اللہ کریم کے فضل اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے ان چیلنجوں سے بخوبی نبردآزما ہونگے اور دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہونگے۔اس سلسلے میں انجمن طلباء اسلام کی نومنتخب قیادت پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مجھے بھرپور توقع ہے کہ وہ اپنے گہرے احساس ذمہ داری اور پاکیزہ کردار کے ساتھ اسے نبھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔

آپ کا مخلص اور دعا گو ساتھی

میاں فاروق مصطفائی

جناب احمد عبدالشکور صاحب

میں کونشن کے موقع پر انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر و جملہ کارکنان کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کے دیوانوں کا یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب کامیاب سے رواں دواں ہے۔محبت رسول سے سرشار اے ٹی آئی کے اپنے مشن کے فروغ کیلئے قربانیوں کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔اور پاکستانی معاشرے اپنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔طلباء کی انہی صفوں میں سے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحفظ ناموس رسالت، جیسی تحاریک اٹھی ہیں انشاء یہ سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔ بعض مفاد پرستوں نے اے ٹی آئی کو تقسیم کرنے کی بارہا کوششیں کیں اللہ تعالیٰ اے ٹی آئی کو مفاد پرستوں کی نظر بد سے محفوظ رکھے۔

والسلام

احمد عبدالشکور

جناب ریاض نوری صاحب

وہی	کی	قبیلے	ہے	جواں	آنکھ کا تارا
شباب	جس	کا	ہے	بے داغ ،	ضرب ہے کاری

انجمن طلباء اسلام کے شاہین صفت نوجوانوں کیلئے کنونشن کے موقع پر دعاؤں کیساتھ

والسلام

ریاض نوری

جناب طاہرانجم صاحب

کنونشن کے موقع پر میری طرف سے خیر سگالی کے جذبات ہیں، نئے آنے والے صدر تنظیمی کام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں،نوجوانوں کے مسائل حل کرنے کیلئے ان کے ساتھ یکجہتی کی زیادہ سے کوشش کریں۔ پہلے جو صدور تھے وہ ایسی پالیساں بناتے تھے کہ طلباء کے معاملات حل ہوتے تھے۔تعلیمی معاملات میں غریب طلباء کیلئے کتابیں اور دیگر تعلیمی معاونات اور وظائف الغرض ہر معاملے میں اے ٹی آئی ان سے مکمل تعاون کرتی تھی۔اب کچھ عرصے سے جو صدور آئے ہیں ان کی پالیساں کمزور رہی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اب جو نئی قیادت آئے وہ بھرپور طریقے سے ورکنگ کرے۔ ایسے نوجوان پیدا کرے جو آگے چل کر ملک میں نظام مصطفیٰ کیلئے واقعی سنگ میل ثابت ہوں۔

والسلام

طاہرانجم

جناب امین غلام محمد صاحب:

امت مسلمہ بالخصوص وطن عزیز کی موجودہ ابتر صورت حال کے پیش نظر مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔کہ نوجواں میں صحیح اسلامی روح پیدا کریں۔ جو کہ دین پر استقامت نبی کریم ﷺ سے والہانہ محبت اور احساس ذمہ داری کے ذریعے ہی ممکن ہے۔جس طرح وطن کے حصول کیلئے نوجوان طلبہ نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔اسی طرح وطن عزیز کو بچانے اور اسلام کا قلعہ بنانے میں باشعور طلباء کو آگے آنا ہوگا۔

جناب محمد علی شیخ صاحب

انجمن طلباء اسلام کے شاہین صفت طلباء برائی کیخلاف سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہیں۔انشاء اللہ آئندہ دنوں میں بھی طلباء ماضی کی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کریں گے۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔اللہ کریم تمام دوستوں کی پرخلوص کاوشوں کو قبول فرمائے۔

والسلام

محمد علی شیخ

جناب ڈاکٹر خوشی محمد صاحب

اللہ تعالیٰ انجمن طلباء اسلام کو ترقی عطا فرمائے۔اور سنیوں کو آپس میں اتحاد اور اتفاق کی دولت سے مالا مال عطا فرمائے۔کسی بھی تنظیم کا کنونشن ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔انجمن طلباء اسلام کا کنونش ہمارے لئے خوشیوں کا باعث ہے۔میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ آنے والی قیادت موجودہ حالات کے پیش نظر پالیسی مرتب کرے گی۔

والسلام

ڈاکٹر خوشی محمد

جناب سہیل نیازی صاحب

بنیادی طور پر کنونشن ایک سنگ میل ہوتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انجمن طلباء اسلام کے شاہین صفت نوجواں ماضی کی طرح طلباء میں صحیح اسلامی روح بیدار کرتے رہیں گے۔اس موقع پر ہمیں گزشتہ عرصے پر نظر ڈالنی چاہیے کہ ہم سے کیا کیا خامیاں ہوئی ہیں۔تنظیم کو مزید فعال و بہتر بنانے کیلئے ہمیں اور کیا کرنا ہے۔

والسلام

سہیل نیازی

ڈاکٹر عبدالرحیم

کنونشن کے موقع پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انجمن طلباء اسلام کے شاہین صفت نوجوانوں کو اپنے مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ہمیں خوشی ہے کہ انجمن طلباء اسلام شاندار ماضی رکھتی ہے۔اور انشاء اللہ مستقبل میں انجمن تاریخی کردار ادا کرے گی۔ میں اس کنونشن کے موقع پر صدر انجمن اور کارکنان کو دلی طور پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں اے ٹی آئی کے ساتھ ہیں۔

والسلام

ڈاکٹر عبدالرحیم

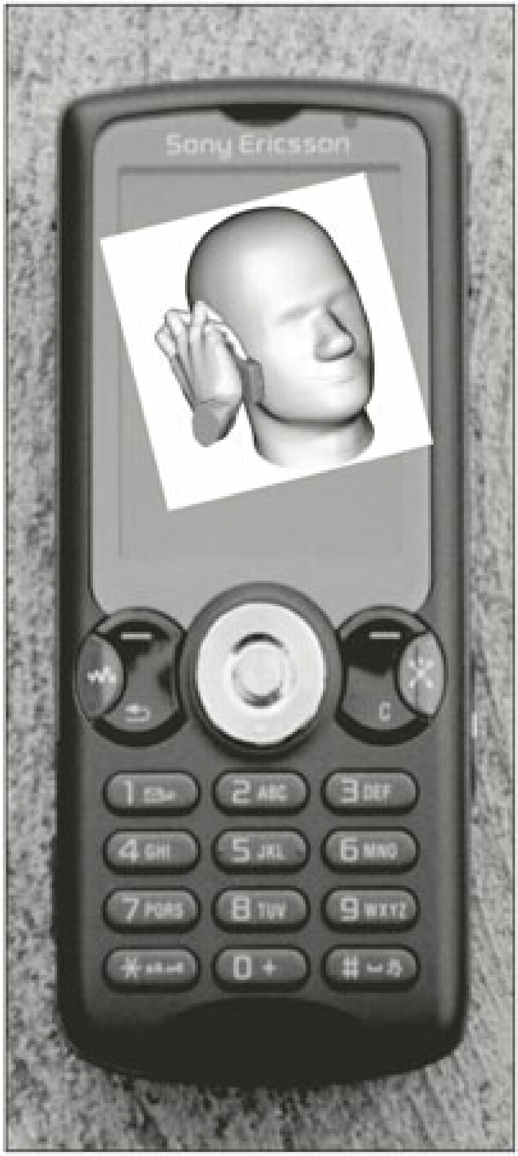

حقیقت یہ ہے کہ موبائل ضرورت کم اور فیشن زیادہ بنتا جا رہا ہے۔ یہ ایک سائنسی رحمت ہے جسے ہم نے نفسیاتی زحمت بنا دیا ہے، یہ ہمارے اوپر معاشی، معاشرتی، اَخلاقی اور روحانی اعتبار سے اَثرات مرتب کر رہا ہے، اس کے ذریعے ہمارا ملکی سرمایہ بیرون ممالک منتقل ہو رہا ہے،

بنت فضل بیگ مہر

دور حاضر میں انسان نے بہت ترقی کر لی ہے ۔زندگی کی ہر سہولت اسے میسر ہے اپنی ضروریات کے مطابق اشیاء ایجاد کر لیں اور ان میں کچھ ایسی اشیاء بھی ہیں جن کی ایجاد سے زندگی حسین و رنگین ہو گئی اس قدر حسین و رنگین کہ بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

آج ہماری نوجوان نسل ایسے دوراہے پر کھڑی ہے کہ جہاں سے منزل کا تعین مشکل ہے سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس دوراہے پر نوجوان نسل کو کس نے پہنچایا؟؟ اس چبھتے ہوئے سوال کا جواب میری دانست میں یہ ہے کہ ''موبائل فون'' کے غلط استعمال نے ......موبائل فون بذات خود اچھی ایجاد ہے مگر اس کے غلط استعمال سے ہماری نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہو گئی ہے ۔اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ آئے دن موبائل ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیز کی جانب سے فری پیکج کی دھماکہ خیز آفر نوجوانوں میں تہلکہ مچا دیتی ہے ۔اور یہ آفر ہماری نوان نسل کو اپنے آپ میں مصروف رکھتی ہے ۔یا آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ ہماری نوجوان نسل کو ترقی کی راہ پر گامزن کر رکھا ہے۔ ایسی ترقی کی راہیں کہ جہاں سے واپسی ممکن تو ہے مگر بے داغ جوانی کیساتھ واپسی ناممکن ہے۔

جی ہاں!...... ہماری نوجوان نسل کی ترقی کی نوعیت ہی کچھ ایسی ہے کہ بس...... کچھ کہہ بھی نہیں سکتے اور چپ رہ بھی نہیں سکتے...... بعض باتیں انسان تو سنتا ہے مگر بیان نہیں کر سکتا ۔بات اب ترقی کی چھڑ ہی گئی ہے تو پھر چھپانا کیا...... قیام پاکستان کے بعد یہاں ہر طرح کی ترقیاں ہوئی ہیں اور گاہے بگاہے ہو رہی ہیں مثلاً۔ شوشلزم کی ترقی، نیشنلزم کی ترقی، رشوت کی ترقی، سود کی ترقی، سرمایہ داری کی ترقی، صوبائی تعصب کی ترقی، بد تہذیبی کی ترقی، فحاشی، عریانی، و بے حیائی کی ترقی، اور سب سے بڑی ترقی یہ کہ آج نمازی مسجد میں نماز پڑھتا ہے، رینجرز اور پولیس کے پہرے لگے ہوتے ہیں۔ یہ سب سے انوکھی ترقی ہے ۔غرض ہر اس چیز کی ترقی ہوئی جس کی ترقی نہیں ہونا چاہیے تھی۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ جو ملک صرف اور صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں اس طرح کی ترقیاں ہو رہی ہیں۔

میں اپنی بات کی طرف واپس آتی ہوں، بات ہو رہی تھی نوجوان نسل کی ترقی کی، یہ تو سب جانتے ہیں کہ فرہاد نے شیریں کے لئے پہاڑ کھود کر نہر نکالی تھی اور سوہنی اپنے مہینوال سے ملنے نہر کے پار مخصوص وقت میں مٹکے کے ذریعے جاتی تھی۔ مجنوں لیلٰی کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں چومتا تھا، سسی بھی پنوں کی محبت میں بےکل تھی اور رانجھا بھی ہیر کی محبت کا اسیر تھا...... یہ تھیں وہ محبتیں جن کی مثال ہر کوئی دیتا ہے۔

یہاں کسی کو اعتراض ہوگا کہ جس طرح ان لوگوں نے محبت کو پروان چڑھایا۔ آج کا نوجوان بھی تو وہی کچھ کر رہا ہے ۔مگر نہیں ایسا نہیں ہے لیلٰی کا مجنوں ایک تھا فرہاد کی شیریں ایک

اب ذرا طلباء کو بھی دیکھئے، نہ کتابوں میں دلچسپی، نہ لکھنے کا جھنجھٹ اور نہ پڑھنے کا شوق، بس اِک موبائل ہے اور ہم ہیں! گویا کہ والدین کتابیں پڑھا رنا کر ٹیلنٹ کو ضائع کر رہے ہیں۔ طالب علم میں کمی اور طالب موبائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تھی، رانجھا کی ہیر ایک تھی۔اور آج کے مجنوں کی لیلیٰ ایک نہیں کئی ہیں۔اور ہیر ایک نہیں کئی رانجھاؤں کے چکر میں ہے۔اگر کسی ایک کا نمبر نہیں لگ رہا تو پھر ''تو نہیں کوئی اور سہی'' والی کہانی ہو جاتی ہے۔فرہاد نے پہاڑ کھود کر نہر نکالی اور آج کا فرہاد بھی وہی کر رہا ہے مگر انداز منفرد ہے۔فرہاد نے پتھروں کا پہاڑ کھودا تھا یہ عزتوں کے پہاڑ کھود کر اپنی خواہشوں کی تکمیل کی نہر نکالتے ہیں۔اور سوہنی ایک مخصوص وقت میں مٹکے کے ذریعے نہر کے پار جاتی تھی مگر آج کی سوہنی موبائل اسکرین سے ''ہر وقت ہر پل'' آر پار آتی جاتی ہی رہتی ہے۔موبائل فون کے غلط استعمال نے ہماری نوجوان نسل کو تباہی کی دلدل میں اتار دیا ہے۔اگر غور کیا جائے تو ہماری نوجوان نسل اپنی مختصر زندگی کا بہت بڑا حصہ فضولیات میں ضائع کر چکی ہے۔

نہ سنبھلو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اے نوجوانو!......تو یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ پروردگار عزوجل نے انسان کو کھیل کود اور لغویات کے لئے پیدا

ہائے افسوس کہ ہماری نوجوان نسل کو بس صرف اتنا پتا ہے کہ دن کب سے کب تک اور رات کب سے کب موبائل پیکیجز کا وقت شروع ہوتا ہے عشاء کی نماز تو ان سے پڑھی نہیں جاتی اور ساری ساری رات لڑکیوں کے ساتھ گپ شپ میں جھوٹے عہدوپیماں میں گزار دیتے ہیں۔جس قوم کے سپوت ایسے ہونگے اس قوم کی بنیادیں کیسے مضبوط ہونگی جو اپنی جوانی کی حفاظت نہیں کر سکتے وہ ملک وقوم کی کیا حفاظت کریں گے؟

نہیں کیا بلکہ اس کے معاملات تو بڑے عظیم اور اس کے فرائض بلند تر ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا'' (سورۃ مزمل پارہ ۲۹) ''اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو'' (ترجمہ کنزالایمان)

اسی طرح سورۃ حشر کی آیت نمبر ۱۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ'' اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات اور مسجود ملائکہ بنایا اور زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا اور آج ہم جس

حیرت کی بات تو یہ بھی ہے کہ موبائل فون کے ایس ایم ایس پیکجوں اور وائس کال پیکجوں نے ایک وبا کی صورت اختیار کر لی ہے۔جس میں ہر کوئی مبتلا نظر آتا ہے۔ٹی وی چینلز پر اشتہارات کے ذریعے بھی لوگوں کو گھنٹوں بلاضرورت کا موبائل فون استعمال کرنے اور ایس ایم ایس بھیجنے میں مصروف رہنے کی طرف ترغیب دی جا رہی ہے۔یہ نہ صرف وقت کی بربادی ہے بلکہ بہت سی اخلاقی برائیوں کا سبب بھی ہے۔ایک آدمی کا بہت سی سموں کا استعمال کرنا اور پھر مختلف قسم کے پیغامات کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنا اب بہت عام سی بات ہوگئی ہے۔

حال میں ہیں جو ہماری سوچ کا زاویہ ہے جو ہمارے اردگرد کے حالات ہیں اس کے پیش نظر کیا ہم اپنے مقصد تخلیق کی تکمیل عین اسلام کے مطابق کر رہے ہیں؟

ہماری نوجوان نسل کو آج یہ سب سوچنے کی بھی فرصت نہیں۔کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمارے اسلاف کا کیا کردار تھا،اور ہمارا کردار کیا ہے۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ،طارق بن زیاد، صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم،نور الدین زنگی، ٹیپو سلطان،غازی علم دین شہید،عامر چیمہ علیہم الرحمہ وغیرہم ان ہستیوں کے نام صرف نام ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام کے روشن اور جگمگاتے باب ہیں۔بقول اقبال

تھے تو وہ آباء تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

مگر افسوس! کہ ہماری نئی نسل جوانی کے نشے میں اس قدر دھت ہے کہ انہیں اپنے اسلاف کے کردار اور کارناموں کی خبر ہی نہیں۔اور سچ تو یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے نام سے بھی صحیح طور پر واقف نہیں۔حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

نام نیکاں رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت بر قرار

اپنے اسلاف واکابر کے کارناموں کو فراموش نہ کرنا تا کہ آنے والی نسلیں تمہیں بھی یاد رکھیں، ہائے افسوس کہ ہماری نوجوان نسل کو بس صرف اتنا پتا ہے کہ دن کب سے کب تک اور رات کب سے کب موبائل پیکیجز کا وقت شروع ہوتا ہے عشاء کی نماز تو ان سے پڑھی نہیں جاتی اور ساری ساری رات لڑکیوں کے ساتھ گپ شپ میں جھوٹے عہدوپیماں میں گزار دیتے ہیں۔اور پھر فجر کا وقت غفلت کی نیند سو کر گزارتے ہیں۔دن چڑھے جب بستر نحوست سے اٹھیں گے تو پھر سارا دن لڑکیوں کے چکر میں سرگرداں رہیں گے۔ذرا سوچئے کہ جس قوم کے سپوت ایسے ہونگے اس قوم کی بنیادیں کیسے مضبوط ہونگی جو اپنی جوانی کی حفاظت نہیں کر سکتے وہ ملک وقوم کی کیا حفاظت کریں گے؟

مزید حیرت کی بات تو یہ بھی ہے کہ موبائل فون کے ایس ایم ایس پیکجوں اور وائس کال پیکجوں نے ایک وبا کی صورت اختیار کر لی ہے۔جس میں ہر کوئی مبتلا نظر آتا ہے۔ٹی وی چینلز پر

موبائل فون کے غلط استعمال نے ہماری نوجوان نسل کو تباہی کی دلدل میں اتار دیا ہے۔اگر غور کیا جائے تو ہماری نوجوان نسل اپنی مختصر زندگی کا بہت بڑا حصہ فضولیات میں ضائع کر چکی ہے۔

اشتہارات کے ذریعے بھی لوگوں کو گھنٹوں بلاضرورت کا موبائل فون استعمال کرنے اور ایس ایم ایس بھیجنے میں مصروف رہنے کی طرف ترغیب دی جا رہی ہے۔یہ نہ صرف وقت کی بربادی ہے بلکہ بہت سی اخلاقی برائیوں کا سبب بھی ہے۔ایک آدمی کا بہت سی سموں کا استعمال کرنا اور پھر مختلف قسم کے پیغامات کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنا اب بہت عام سی بات ہوگئی ہے۔اس کے علاوہ موبائل فون میں دی گئی سہولتوں، کیمرے اور ویڈیو کا بھی بہت غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ان سب باتوں کے علاوہ بھی موبائل فون کا زیادہ استعمال خاص طور پر ہیڈفون کا استعمال صحت

WWW.NAFSEISLAM.COM

کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ موبائل فون سے نکلنے والی لہریں، سردرد، کینسر اور ٹیومر کا باعث بھی بنتی ہیں۔

اب ذرا طلباء کو بھی دیکھئے، نہ کتابوں میں دلچسپی، نہ لکھنے کا جھنجھٹ اور نہ پڑھنے کا شوق، بس اِک موبائل ہے اور ہم ہیں! گویا کہ والدین کتابیں پڑھا رہا کر ٹیلنٹ کو ضائع کر رہے ہیں۔ طالب علم میں کمی اور طالب موبائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔

کوئی بھی نئے ماڈل کا موبائل فون ہو اس کا ہماری نوجوانوں کی جیب میں ہونا ضروری ہے۔ فون کے رات گئے پیکجوں سے ہماری نوجوان نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے رات بھر اپنے دوستوں کے ساتھ ایس ایم ایس اور گپ شپ میں مصروف رہتے ہیں۔

معلوم نہیں ذہن سائنسی ہو گئے ہیں یا آوے کا آوا ہی بگڑ گیا ہے۔ ڈاکٹر ہسپتال میں مصروف موبائل ہے تو استاد کلاس میں اور جج عدالت میں۔ موبائل فون کی ایجاد کیا ہوئی کہ ہر طرف آوازیں گونج رہی ہیں اور کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ ہر کوئی بول رہا ہے۔ اب تو ہر انسان بولنے کی مشین بن گیا ہے۔ ایسی مشین جسے چلنے کے لیے برقی رو کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ ہر دم چارج رہتی ہے۔ بجلی آئے، بجلی جائے۔ آدمی بولتا ہی رہتا ہے۔ بڑھ چڑھ کر!۔ دن اور رات!۔ اور اس کام پر موبائل فون کی کمپنیاں ایسی ڈٹی ہوئی ہیں کہ کوئی ان کے قدم نہیں ڈگمگا سکتا۔ آفر پر آفر، پیکج پر پیکج، رات بھر بولو! دن بھر بولو!، گھروں میں بولو، بازاروں میں بولو، ایوانوں میں بولو، اسمبلیوں میں بولو، جلسوں میں بولو، جلوسوں میں بولو، دفتروں میں بولو، اسکولوں میں بولو، کلاسوں میں بولو، امتحان گاہوں میں بولو، جس قدر چاہو بولو، جو چاہو بولو، جتنا چاہو بولو۔ چنانچہ اب لوگوں کے دلوں میں کچھ نہیں رہا سب کچھ زبانوں پر آچکا ہے۔ اندر سے انسان بالکل خالی اور کھوکھلا ہو چکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ موبائل ضرورت کم اور فیشن زیادہ بنتا جا رہا ہے۔ یہ ایک سائنسی رحمت ہے جسے ہم نے نفسیاتی زحمت بنا دیا ہے، یہ ہمارے اوپر معاشی، معاشرتی، اَخلاقی اور روحانی اعتبار سے اثرات مرتب کر رہا ہے، اس کے ذریعے ہمارا ملکی سرمایہ بیرون ممالک منتقل ہو رہا ہے، معاشرتی اقدار کمزور ہو رہی ہیں، منفی استعمال زیادہ ہو رہا ہے اور جرائم کی شرح بتدریج بڑھ رہی ہے۔ سطحی زبان اور الفاظ کے استعمال سے معاشرہ گراوٹ کا شکار ہو رہا ہے۔ قصوروار موبائل نہیں اس کا استعمال کرنے والا ہے۔ جہاں موبائل فون کے ان گنت فائدے ہیں وہاں کئی نقصانات بھی ہیں۔ سب سے زیادہ موبائل فون ہماری نوجوان نسل کو متاثر کر رہا ہے کوئی بھی نئے ماڈل کا موبائل فون ہو اس کا ہماری نوجوانوں کی جیب میں ہونا ضروری ہے۔ فون کے رات گئے پیکجوں سے ہماری نوجوان نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے رات بھر اپنے دوستوں کے ساتھ ایس ایم ایس اور گپ شپ میں مصروف رہتے ہیں۔ جبکہ صبح اٹھ کر انہیں اسکول اور کالج جانا ہوتا ہے جس سے ان میں ذہنی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور وہ تعلیم بھرپور انداز میں حاصل کرنے کے قابل نہیں رہتے اور غنودگی کا شکار رہتے ہیں، ایسے طالب علموں کو امتحانات کے دوران شدید مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ موبائل فون کا دوران سفر استعمال انتہائی خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے۔ دوران سفر موبائل فون کے استعمال سے ٹریفک کے حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ چاہے انسان گاڑی چلا رہا ہو یا موٹر بائیک یا پیدل جا رہا ہو اس دوران موبائل فون کا استعمال نقصان دہ ہے۔ میں آخر میں حکومت وقت سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ دوران سفر موبائل فون کے استعمال پر پابندی پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے / دینے کیلئے با اعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

تنگ و تاز

رانا ثناء اللہ اور سلمان تاثیر کالعدم تنظیموں کے رہنماؤں کو گلے لگاتے ہیں، مفتی منیب الرحمٰن

کراچی (مصطفائی نیوز) تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے صدر اور رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کے مربی حکمرانوں کی آغوش میں پناہ لئے ہوئے ہیں اور گیلانی، قریشی، مخدوم اور شاہ کے دور میں سانحہ داتا دربار ایک المیہ ہے، اپنی جان کو اپنے ہاتھوں سے تلف کرنا اور مسلمانوں کو شہید کرنا حرام قطعی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سانحہ داتا دربار لاہور کے تناظر میں پریس کانفرنس سے خطاب میں کیا۔ اس موقع پر مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا ریحان امجد نعمانی، مولانا غلام دستگیر افغانی، مفتی محمد الیاس رضوی، علامہ رضوان احمد نقشبندی، علامہ غلام جیلانی، مولانا صابر نورانی، مفتی محمد وسیم ضیائی، مفتی عابد مبارک، مفتی سید صابر حسین، پروفیسر مرزا عامر بیگ، مفتی سید زاہد سراج قادری، مولانا محمد شعیب، مولانا سید نذیر احمد شاہ، مولانا احمد علی سعیدی، مفتی عبدالرزاق نقشبندی، مولانا رفیع الرحمٰن نورانی، مولانا اشرف گورمانی، مولانا غلام مرتضیٰ مہروی اور شمیم احمد خان بھی موجود تھے۔ مفتی منیب الرحمٰن نے مزید کہا کہ گذشتہ ضمنی انتخابات میں ایک کالعدم جماعت کے صدر وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ کی آغوش میں بیٹھے تھے اور اسی جماعت کے جنرل سیکریٹری گورنر پنجاب کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سیر کر رہے تھے، رانا ثناء اللہ اور سلمان تاثیر کالعدم تنظیموں کے رہنماؤں کو گلے لگاتے ہیں، یہ سانحہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا جبکہ مزارات سے تعلق رکھنے والے گیلانی، قریشی، مخدوم، کاظمی اور شاہ ان مزارات کی نسبت کی برکت سے اقتدار کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں، ان سب کے عہد اقتدار میں پاکستان کے سب سے بڑے مزار کی حرمت کی پامالی لمحہ فکریہ ہے اور یہ ان سب کیلئے باعث شرم ہے، اب ان کے پاس دو راستے ہیں، ایک یہ کہ تمام اصولوں کو قربان کر کے اپنے اقتدار کو قائم رکھیں اور دوسرا یہ کہ مزارات مقدسہ کی ہر قیمت پر حفاظت کریں خواہ اس کیلئے انہیں اقتدار کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ انہوں نے کہا کہ داتا دربار میں دہشت گردی مسجد کی حرمت کو پامال کرنا بھی حرام ہے، ایسے لوگ انسانیت کے دشمن اور اسلام کے باغی ہیں، جو لوگ قتل ناحق کو حلال یا نیکی سمجھ کر کریں تو یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں، وزیراعظم کی جانب سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے طلب کی

جانے والی آل پارٹیز کانفرنس کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا خاتمہ کانفرنسوں سے نہیں بلکہ حکومت کی ول، ایکشن اقدام سے ہوتا ہے، عوام حکومت کے دعویٰ پر یقین کرنے کو تیار نہیں تاہم میں وزیراعظم کی طلب کردہ کانفرنس میں اپنا نقطہ نظر پیش کروں گا اور احتجاج ریکارڈ کراؤں گا، میں اندازہ لگاؤں گا کہ یہ کانفرنس دہشت گردی کے خاتمے میں کس حد تک معاون ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیلانی، قریشی، مخدوم اور شاہ کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اہلسنت سے ہے، مگر ان کے ڈانڈے دہشت گردوں کی لابیوں سے ملے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کراچی میں تمام مزارات کے اطراف منشیات اور دیگر لغو کام بند کرائے جائیں، محکمہ اوقاف اگر یہ نہیں کر سکتا تو پھر مزارات سے محکمہ اوقاف دستبردار ہو جائے اور اس کا انتظام اہلسنت کے حوالے کیا جائے اور محکمہ اوقاف کے پیسے کہاں جاتے ہیں اس کا بھی پتہ چلنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کی حدود میں امریکی ڈرون حملوں کی مذمت کرتے ہیں، تمام مکاتب فکر کے علماء کی ذمے داری ہے کہ وہ اگر مگر اور چوں کہ چنانچہ کے سابقوں اور لاحقوں کے بغیر واضح، قطعی اور دوٹوک شرعی مسئلہ بیان کریں، وفاقی حکومت اور حکومت پنجاب صوبائی دارالحکومت لاہور کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں، بعض معروف کالعدم تنظیموں کے اعلیٰ عہدیداران اور ان کے مربی وفاقی اور صوبائی حکومت کے بہت قریب ہیں اسی لئے سیکورٹی کے ادارے دلجمعی اور پورے اعتماد سے کارروائی کرنے میں ناکام ہیں، وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن کے پاس اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کیلئے وقت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی حکومت کے روٹھے ہوئے حلیفوں کو منانے اور ان کی منت سماجت کرنے میں مصروف رہتے ہیں، انہیں وزیر مفاہمت و معذرت of Minister Apologizes & Compromises کہنا زیادہ درست ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ لاہور، کراچی، راولپنڈی اور دیگر بڑے شہروں میں پرامن ہڑتالوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام موجودہ حکومت سے تنگ آ چکے ہیں، ہم عوام اہلسنت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنا احتجاج پرامن رکھیں، ہڑتال یا ریلیوں کے دوران قومی اور نجی املاک سمیت کسی کو جانی نقصان نہ پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ شوال المکرم میں ہم اہلسنت کی تمام دینی، سیاسی و سماجی تنظیمات کو اعتماد میں لیکر مستقبل کے لائحہ عمل کا تعین کریں گے اور اس سے پہلے سب سے مشاورت کا عمل جاری رکھا جائے گا۔

ڈھائی سال بعد ڈگریوں کی تصدیق کا عمل مضحکہ خیز ہے، میاں فاروق مصطفائی

کراچی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے کہا ہے کہ ڈھائی سال بعد ڈگریوں کی تصدیق کا عمل مضحکہ خیز ہے، الیکشن کمیٹی کو الیکشن سے قبل تعلیمی اسناد کی ذمہ دارانہ جانچ پڑتال کرنی چاہئے تھی۔ ڈگری اسکینڈل کی وجہ سے پارلیمنٹ کی ساکھ متاثر ہوئی۔ جعلی ڈگری ہولڈرز کو الیکشن کے لئے اہل قرار دینے والے لوگ جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب امیر محمد عابد ضیائی، چیف ایڈیٹر مصطفائی نیوز، سے فون پر بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جرم صرف جعلی ڈگری ہولڈرز کا ہی نہیں جمع کرنے والے ریٹرننگ افسران کا بھی ہے سزا بھی ایک جیسی ہونی چاہئے۔ ڈگریوں کی تصدیق کے حوالے سے دیگر اداروں کی طرح الیکشن کمیشن نے بھی سب ٹھیک ہے کی مثال قائم کی ہے۔ کام میں پیشہ ورانہ غفلت کے مرتکب ریٹرننگ افسران کے خلاف چیف جسٹس ازخود کارروائی کریں۔

☆☆☆☆

میرپورخاص: حکمراں دہشت گردوں کی سرپرستی سے باز رہیں، جماعت اہلسنت

میرپورخاص (مصطفائی نیوز) یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ ہمارے عقیدے کا اظہار اور لادین عناصر کے لئے تازیانہ ہے۔ حکمراں اپنی صفوں سے دہشت گردوں کے نمائندوں کو نکال باہر کریں اور ان کی سرپرستی سے باز رہیں۔ یہ بات مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے زیراہتمام سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص میں منعقدہ یارسول اللہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ قاضی احمد نورانی صدیقی، علامہ غلام یاسین گولڑوی، محمد شریف سعیدی، علامہ مشتاق احمد نقشبندی، علامہ حافظ محمد صادق سعیدی، عثمان عامر عباسی، حافظ عبدالرحمٰن مہر، مولانا حسن رضا سہروردی قاری محمد اسلم طاہری، حافظ منظور احمد، حاجی محمد اقبال دہلوی اور دیگر نے کہی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ سانحہ داتا دربار کے بعد وفاق اور پنجاب کی صوبائی حکومت کے ذمہ داران کی ایک دوسرے پر الزام تراشی شرمناک ہے۔ مقررین نے کہا کہ اگر وفاقی اور صوبائی وزیر داخلہ نے حسب روایت اس سانحہ کے ذمہ داران کے تعین میں غفلت برتی تو محبان اولیائے کرام کے غیض وغضب سے ہرگز نہ بچ سکیں گے۔ مقررین نے کہا کہ جس طرح صوبہ پنجاب میں حضرت سید علی ہجویری کا مزار اقدس اہل محبت کی عقیدتوں کا مرکز ہے اسی طرح سندھ میں حضرت عثمان مروندی، لعل شہباز قلندر کا مزار مرجع خلائق ہے۔

سانحہ داتا دربار: ملک بھر میں سنی اتحاد کونسل کی اپیل پر یوم سوگ و ہڑتال

حکومت نے کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہوئے تھے

لاہور (بیورو چیف) سانحہ داتا دربار کے خلاف ملک بھر میں یوم سوگ منایا گیا۔ لاہور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال ہے۔ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے مظاہرے کئے اور احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ سنی اتحاد کونسل نے ملک بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ گوجرانوالہ، فیصل آباد، سیالکوٹ، ملتان، حافظ آباد، بھکر، ڈسکہ، میانوالی، شیخوپورہ، بلکوال، مریدکے، خوشاب اور خانیوال اور آزاد کشمیر سمیت مختلف شہروں میں مذہبی و سیاسی تنظیموں کے زیراہتمام احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ حکومت واقعے میں ملوث افراد کو بے نقاب کرے اور انہیں کڑی سزا دی جائے۔ مظاہرین نے داتا دربار پر ہونے والے دھماکوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ کراچی ٹرانسپورٹ اتحاد نے بھی سنی اتحاد کونسل کی ہڑتال کی حمایت کی ہے۔ صبح سویرے سڑکوں پر ٹریفک برائے نام تھا۔ مرکزی بازار مکمل طور پر بند ہیں، جامعہ کراچی میں ہونے والے امتحانات ملتوی کردیے گئے تھے۔ کراچی کے علاوہ ملک بھر میں احتجاجی بینر آویزاں کئے گئے تھے۔ اندرون سندھ مختلف شہروں میں سیاسی و مذہبی تنظیموں کے تحت ریلیاں نکالی گئیں۔ مظاہرین نے حملہ آوروں کے سرپرستوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہوئے تھے۔

مفتی منیب الرحمٰن کی وزیرداخلہ کے اجلاس میں شرکت سے معذرت

کراچی (مصطفائی نیوز) مفتی منیب الرحمٰن نے وفاقی وزیرداخلہ رحمٰن ملک کی جانب سے موجودہ حالات پر بلائے گئے اجلاس میں شرکت سے معذرت کرلی۔ جیو نیوز سے بات کرتے ہوئے مفتی منیب الرحمٰن نے بتایا کہ وفاقی وزیرداخلہ رحمٰن نے ملک کی موجودہ صورتحال پر بلائے گئے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی لیکن میں نے اجلاس میں شرکت سے معذرت کرلی۔ انہوں نے وفاقی وزیرداخلہ رحمٰن ملک سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کتنی شرمناک بات ہے کہ مزارات کے صدقے میں اقتدار میں آنیوالی حکومت مزارات کی حفاظت میں ناکام رہی ہے۔

داتا دربار حملہ، بلیک واٹر کے ملوث ہونیکی تحقیقات کی جائیں، ہائیکورٹ

لاہور (بیورو چیف) چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ خواجہ محمد شریف نے کہا ہے کہ پولیس سانحہ داتا دربار میں ملوث اصل ملزمان کو گرفتار کرنے کیلئے کارروائی کرے اور داتا دربار پر حملے میں بلیک واٹر کے ملوث ہونے کی بھی تحقیقات کی جائیں۔ سانحہ داتا دربار کے ازخود نوٹس کی سماعت کے دوران سی سی پی او لاہور اسلم ترین نے عدالت کو بتایا کہ سانحہ سیکیورٹی کے ناقص انتظامات کی وجہ سے پیش آیا۔ سیکیورٹی کے جتنے سخت انتظامات ہونے چاہیے تھے اتنے نہیں کئے گئے۔ اس موقع پر ریمارکس دیتے ہوئے چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ خواجہ محمد شریف نے کہا کہ وہ خودکش حملے کی تحقیقات کی نگرانی خود کرینگے جس کے بعد سماعت تو جولائی تک ملتوی کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ پولیس اس حوالے سے مکمل رپورٹ پیش کرے۔

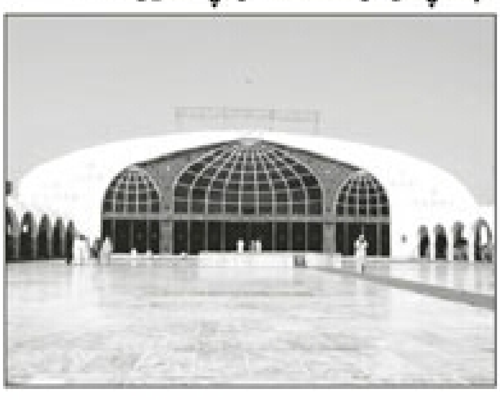

تمام مکاتب فکر کے علماء اور منتخب نمائندوں کو اکٹھا کیا جائے، حامد سعید کاظمی

کچھ حضرات خودکش حملوں کو جائز قرار دینے کیلئے ''اگر مگر'' سے کام لیتے ہیں، جیو نیوز سے گفتگو

کراچی (مصطفائی نیوز) وفاقی وزیر برائے مذہبی امور علامہ حامد سعید کاظمی نے کہا ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء اور منتخب نمائندوں کو اکٹھا کیا جائے، انہوں نے خودکش حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی مکتبہ فکر کا معتبر عالم دین یہ نہیں کہتا کہ خودکش حملے جائز ہیں البتہ کچھ حضرات خودکش حملوں کو جائز قرار دینے کیلئے ''اگر مگر'' سے کام لیتے ہیں۔ وہ جیو نیوز کے پروگرام ''کیپٹل ٹاک'' میں میزبان حامد میر سے گفتگو کر رہے تھے۔ ''کالعدم تنظیموں پر پابندی حقیقت یا ایک مذاق'' کے موضوع پر ہونیوالے اس مباحثے میں دیوبندی مکتبہ فکر کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی، شیعہ اسکالر عبدالجلیل نقوی، کراچی سے سنی تحریک کے سربراہ ثروت اعجاز قادری اور لاہور میں جمعیت اہلحدیث کے علامہ ساجد میر شریک ہوئے۔ حامد سعید کاظمی نے مزید کہا کہ خودکش حملہ کرنے کیلئے عام طور پر کم سن بچوں کو تیار کیا جاتا ہے جنہیں اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان کا صحیح علم نہیں ہوتا انہیں بتایا جاتا ہے کہ خودکش حملہ جنت میں جانے کا شارٹ کٹ ہے حالانکہ جنت میں جانے کا کوئی شارٹ کٹ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ چند ماہ قبل کوشش کی تھی کہ تمام اسٹیک ہولڈرز اور تمام مکاتب فکر کے منتخب نمائندوں اور علماء کو اکٹھا کیا جائے مگر وہ شرکاء جو ہمارے پاس آنے والے تھے زہریلا حلوہ کھانے سے اسپتال پہنچ گئے تاہم آئندہ بھی میری خواہش ہے کہ تمام علماء اور مکاتب فکر کو اکٹھا کیا جائے۔

☆☆☆☆

حکمراں دہشتگردی کیخلاف مشترکہ لائحہ عمل بنائیں، جے یو پی

اس عظیم دربار کو نشانہ بنا کر دہشت گردی کی بدترین مثال قائم کی گئی ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) جمعیت علمائے پاکستان کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر اور پیر میاں عبدالخالق قادری آف بھرچونڈی شریف نے کراچی پریس کلب میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکمران ایک دوسرے پر الزامات لگانے کے بجائے دہشت گردی کیخلاف متفقہ لائحہ عمل بنائیں، انہوں نے کہا مرکز تجلیات حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے مزار مبارک سے امن، محبت اور احترام انسانیت کا پیغام ملتا ہے۔ اس عظیم دربار کو نشانہ بنا کر دہشت گردی کی بدترین مثال قائم کی گئی ہے۔ اس سے پہلے پیر رحمٰن بابا کے مزار کی توہین کی گئی۔ علامہ افتخار حبیبی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کیا گیا لیکن افسوس حکمراں ان واقعات کے ملزموں کو پکڑنے میں آج تک ناکام رہے ہیں۔ اس موقع پر مفتی محمد جان نعیمی، علامہ قاضی احمد نورانی صدیقی، شبیر ابوطالب اور دیگر علمائے کرام و ذمہ داران بھی موجود تھے۔ قائدین نے کہا جمعیت علمائے پاکستان اور مرکزی جماعت اہل سنت یہ محسوس کرتی ہیں کہ ملک کی ایک برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی اور دوسری نام نہاد اپوزیشن کا کردار ادا کرنے والی مسلم لیگ (ن) دونوں جماعتیں دہشت گردی ختم کرنے میں مخلص نہیں۔ صوبہ پنجاب کے وزیر رانا ثناء اللہ اور مرکزی وزیر قمر الزماں کائرہ کے بارے میں ان کالعدم جماعتوں کے رہنماؤں کے بیانات اخبارات میں موجود ہیں کہ ہم نے ان کے کہنے پر ان کے ساتھ تعاون کیا اور ان کو 15 ہزار ووٹ دلائے ہیں جبکہ پنجاب کی حکومت نے ان کو 8 کروڑ روپے دیے ہیں۔ خبر ہے کہ شہباز شریف نے سنی اتحاد کونسل کے رہنماؤں کا رانا ثناء اللہ کو ہٹانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمران دہشت گردوں کی سرپرستی ختم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں لہٰذا اب سنی اتحاد کونسل کے رہنماؤں کو اسمبلیوں سے فوراً مستعفی ہو کر باہر آنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں دہشت گردوں کی سرپرستی بند کر دیں ورنہ ایسی صورتحال میں وزیر اعظم کی طرف سے نواز شریف کے مشورہ پر اے پی سی بلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جمعیت علمائے پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے چاروں صوبوں میں ملک گیر تحفظ مزارات کنونشن منعقد کئے جائیں گے۔ اسی اثناء میں ملک بھر کے مشائخ عظام اور علماء کرام سے مشورے کئے جائیں گے اور 17 جولائی کو سیہون شریف میں منعقدہ لبیک یارسول اللہ کانفرنس میں سینکڑوں علماء و مشائخ کی موجودگی میں اہل سنت کے متفقہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

بدگمانی کی نحوست سے عبادت کی توفیق چھن جاتی ہے، مبلغ دعوت اسلامی

کراچی (مصطفائی نیوز) دعوت اسلامی کے تحت بڑا بورڈ ہری مسجد میں منعقدہ سحری اجتماع سے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن و مبلغ دعوت اسلامی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اچھا گمان اچھی عبادت ہے ایک مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کیلئے اچھا گمان رکھنا چاہیے مگر افسوس بدگمانی جیسی ہولناک برائی ہمارے معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے اور لوگوں کی اکثریت اس ہولناک بیماری میں مبتلا نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم دین سے دوری کے سبب لوگوں کو علم نہیں کہ کون سا عمل گناہ ہے جس کی وجہ سے لوگ بدگمانی کرکے باطنی گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں' حسن ظن میں کوئی نقصان اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں، بدگمانی کی نحوست سے عبادت کی توفیق چھن جاتی ہے' نادان لوگ بدگمانیوں کی وجہ سے خوشی لو در لنارغم میں بھی شریک نہیں ہوتے جبکہ مسلمان کیلئے یہ جائز ہی نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے بلا عذر شرعی تین دن سے زائد ناراض رہے' جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتے ہوئے بری موت سے بچنا اور عمر میں اضافے کے ساتھ رزق میں کشادگی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔ اس موقع پر بے شمار اسلامی بھائیوں نے دعوت اسلامی کے تحت مدنی قافلوں میں سفر اپنے چہرے پر داڑھی مبارک رکھنے کی نیت کی اور سر پر عمامہ شریف بھی باندھے جس سے فضا سبحان اللہ کے نعروں سے گونج اٹھی۔

مذہبی مقامات پر حملے غیر انسانی فعل، وحشیانہ اقدام ہے، میاں فاروق مصطفائی

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے داتا دربار لاہور پر ہونے والے بہیمانہ حملے کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ ایک پرامن خانقاہ مرکز مہر و وفا پر ہونے والا بے حسی پر مبنی دہشت گردی کا یہ واقعہ ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی مقامات پر حملے انتہائی وحشیانہ اقدام ہے۔ میاں فاروق مصطفائی نے متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ داتا دربار پر خودکش حملے کی فوری تحقیقات کرائی جائیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

داتا دربار پر حملہ کرنے والے مسلمان نہیں ہوسکتے، آل پارٹیز کانفرنس

کراچی (مصطفائی نیوز) ملی یکجہتی کونسل کا احیاء وقت کا تقاضا ہے، انتہا پسندوں کی بیخ کنی کی جائے، قادیانی اور منکرین حدیث امریکا کے پیدا کردہ ہیں۔ داتا دربار پر حملہ کرنے والے مسلمان نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی غوث صابری، محمد مستقیم نورانی، حلیم غوری اور دیگر نے جمعیت علمائے پاکستان کے زیر اہتمام ''داتا دربار پر خودکش حملہ، ایک عظیم لمحہ فکریہ'' کے عنوان پر رضا لائبریری میں منعقد کی گئی آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس کی صدارت جے یو پی کے مرکزی نائب صدر ڈاکٹر صدیق راٹھور نے کی۔ اے پی سی میں مشترکہ اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے برجیس احمد نے کہا کہ داتا صاحب سے عقیدت ایمان کی علامت ہے، قومی جماعتیں امریکا کو ایک دفعہ چیلنج کردیں تو حالات سدھر جائیں گے۔ جے یو آئی کے قاری محمد عثمان نے کہا کہ داتا دربار پر حملہ کرنے والے مسلمان نہیں ہوسکتے، مشترکہ احتجاج ریکارڈ کرایا جائے تاکہ ایسے گھناؤنے فعل کے مرتکب افراد سے اجتماعی نفرت اور لاتعلقی کا پیغام قوم کے سامنے آسکے۔ تحریک انصاف کے سرور راجپوت نے کہا وزیر داخلہ امن وامان کی صورتحال کو درست کرنے میں بالکل ناکام ہوچکے ہیں انہیں فی الفور مستعفی ہوجانا چاہئے۔ پی ڈی پی کے بشارت مرزا نے کہا کہ خارجہ پالیسی قومی جذبات اور احساسات کے مطابق ہونا چاہئے لیکن انتہا پسندی پر عمل پیرا کالی بھیڑوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ جے یو آئی (س) کے مفتی عثمان یار نے کہا کہ کوئی دیوبندی کسی درگاہ اور بزرگ کے مزار پر حملے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اسلام دشمن قوتیں ہمیں آپس میں لڑانا چاہتی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے عبدالقادر مندوخیل نے کہا کہ داتا دربار پر خودکش حملہ نہایت افسوسناک ہے۔ سانحات اور بدعنوانیوں کی آزادانہ تحقیقات ہونی چاہئے بصورت دیگر حالات بہتر نہیں ہوسکتے۔ فدائیان ختم نبوت کے علامہ رجب علی نعیمی نے کہا کہ بڑے جرائم سے قوم کی توجہ ہٹانے کے لیے بڑا سانحہ رونما کیا جاتا ہے۔

داتا دربار پر دھماکے کرنے والے کافروں سے بھی بدتر ہیں، رحمان ملک

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ داتا کی نگری میں خودکش دھماکے کرنے والے کافروں سے بھی بدتر ہیں یہ کرائے کے قاتل ہیں اور انہوں نے ہمارے دشمنوں سے زرِ بیانے پکڑ رکھے ہیں تحریک طالبان لشکر جھنگوی اور سپاہ صحابہ کے لوگ آج بھی موجود ہیں جو معصوم لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں حکومت انہیں ختم کرنے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں تھانہ شہزاد ٹاؤن کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کے دوران کیا۔ اس موقع پر چیف کمشنر اسلام آباد طارق پیرزادہ، آئی جی اسلام آباد سید کلیم امام، ڈی آئی جی بنیامین، ایس ایس پی اسلام آباد طاہر عالم خان، ایس ایس پی ٹریفک اسلام آباد ڈاکٹر معین مسعود سمیت دیگر اعلیٰ پولیس افسران بھی موجود تھے وزیر داخلہ نے کہا کہ تھانہ شہزاد ٹاؤن کے اہلکار شمشاد اکبر شہید کی اہلیہ کو دس لاکھ کا چیک دیا اور کہا کہ شہید شمشاد اکبر کی بچی اور بچے کے تعلیمی اخراجات پولیس ادا کرے گی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ناکوں پر کھڑے پولیس کے جوان اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ڈیوٹیاں دے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے خاتمہ کیلئے حکومت تمام وسائل بروئے کار لائے گی انہوں نے کہا کہ داتا کی نگری میں خودکش دھماکے کرنے والے کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت تھانوں کو ایف آئی آر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کیلئے تمام جدید سہولیات سے آراستہ کرے گی حکومت چاہتی ہے کہ تمام تھانوں کو ماڈل تھانوں کا درجہ دیا جائے اور ایف آئی آر کے درج کرنے میں سائلین کو مشکلات کا سامنا ہے اس کو ختم کیا جائے انہوں نے کہا کہ ہم نے تھانوں میں پرچۂ ایف آئی آر کا نظام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کیلئے آئی جی اسلام آباد کو حکم دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ تمام تھانوں میں پولیس کی بروقت کارروائی کیلئے تین گاڑیاں اور ایک گاڑی ایس ایچ او کیلئے مختص کی گئی ہے حکومت سے پولیس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے اور بروقت کارروائی کیلئے مزید فنڈز کی بھی منظوری حاصل کرلی گئی ہے جس کے ذریعے تھانوں کو اپ گریڈ کیا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے ہی کہا تھا دہشت گرد پختونخواہ کے بعد سندھ اور پنجاب کا رخ کریں گے ہماری بات آج بھی سچ ثابت ہورہی ہے میں ان کو طالبان نہیں ظالمان کہتا ہوں۔

عمرہ زائرین کے کوٹے میں کمی سے ہزاروں افراد متاثر ہوں گے، عاطف بلو

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے سربراہ محمد عاطف حنیف بلو نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی طرف سے پاکستانی عمرہ زائرین کا کوٹہ 65 فیصد کم کرنے سے ہزاروں افراد متاثر ہوں گے، حکومت پاکستان اور وزارت مذہبی امور سعودی حکومت سے درخواست کرکے اس مسئلے کو حل کرائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان المبارک میں عمرے پر جانے والے افراد کیلئے ویزے جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع کی جائے۔ اجلاس میں مولانا اشرف گورمانی، علامہ ریاض الدین قادری، عبدالقادر نورانی، شہزادہ سکندر قادری، شکیل نگر، محمد علی قریشی، شعیب بابا، قاری غلام رسول، مصطفیٰ سرور آغا و دیگر بھی موجود تھے۔

سانحہ داتا دربار قابل مذمت ہے، دہشت گردوں کیخلاف سخت کاروائی کی جائے، ڈاکٹر اکرم مصطفائی

گجرات (مصطفائی نیوز) سانحہ داتا دربار قابل مذمت ہے، دہشت گردوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ مقدس مقامات پر دہشتگردی اور معصوم لوگوں کو خون میں نہلادینا کھلی بربریت اور ظلم ہے۔ پنجاب کے حکمران تو دہشتگردوں کی موجودگی کی نفی کرتے رہے ہیں صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کو برطرف کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مصطفائی فاؤنڈیشن کے ضلعی کوآرڈینیٹر، چیئرمین مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات ڈاکٹر اکرم مصطفائی، الحاج محمد اکرم نوری صدر جماعت اہل سنت، شبیر حسین سلیمی رہنما میلاد مصطفیٰ کمیٹی، سر ظفر مہدی پرنسپل جناح اسٹینڈر اسکول چک کلاں، ہارون اظہر بٹ ناظم ATI، حافظ محمد شفیق تبسم، علامہ مختار احمد ہاشمی اور سر محمد اسحٰق نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو عملی اور ٹھوس اقدامات کرنے چاہیں۔ اور حکمران ایک دوسرے پر الزامات نہ لگائیں بلکہ اصل حقائق کی طرف توجہ دیں۔ حضور داتا سرکار علیہ الرحمہ کے غلام اور عقیدت مند عملی اقدامات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

سانحہ داتا دربار، ماسٹر مائنڈ کی عدم گرفتاری کیخلاف ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا، سنی رہبر کونسل

خودکش بمبار کا تعلق کراچی کیا یک مدرسے سے ہے بیانات سے عوام کی آنکھوں میں دھول نہ جھونکی جائے، اجلاس میں تشویش کا اظہار

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سنی رہبر کونسل کا اجلاس سیکرٹری کونسل صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی کی زیر صدارت دارالعلوم امجدیہ کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں علامہ قاضی احمد نورانی، طارق محبوب، شاہد غوری، علامہ ابرار احمد رحمانی، قاری سلیم اختر، علامہ اکرام المصطفیٰ اعظمی، مفتی غلام مرتضیٰ مہروی، علامہ رفیق عباسی، علامہ اشرف گورمانی، مفتی تاج الدین نعیمی، علامہ غلام یاسین گولڑوی اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکاء نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ بعض انتہا پسند عناصر ایک بار پھر کالعدم تنظیموں کی سرپرستی کرتے ہوئے بم دھماکا کرنے والوں، مزارات ومساجد کا تقدس پامال کرنے والوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکابرین اہلسنت پر الزام تراشی کرنے والے اور ان کو غیر ملکی دوروں کا طعنہ دینے والے شاید یہ بھول رہے ہیں کہ جہاد افغانستان کے نام پر یہ عناصر دنیا بھر کے سیر سپاٹے کرتے رہے اور آج بھی نام نہاد اپوزیشن لیڈر کشمیر کمیٹی کی چیئر مین شپ سمیت تمام حکومتی مراعات سے استفادہ کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف اس ملک وقوم کے لیے بار بار قربانی دینے والوں پر تنقید کر رہے ہیں۔ اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کالعدم تنظیموں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے۔ سانحہ داتا دربار میں مارے جانے والے ایک خودکش بمبار کا تعلق کراچی کے ایک مدرسے سے ثابت ہونے کے بعد اب اس مدرسے کے سرپرستوں اور ان کے ہمنواؤں کے گمراہ کن بیانات عوام کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سانحہ داتا دربار کے مجرموں کے ماسٹر مائنڈ کی عدم گرفتاری کے خلاف اور شہداء سانحہ کے لواحقین سے یکجہتی کے لیے جمعہ 9 جولائی کو کراچی میں یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اس موقع پر شہر بھر کی مساجد میں اجتماعات جمعہ میں آئمہ وخطباء سانحہ کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کروائیں گے۔ شہدا کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی وفاتحہ خوانی کی جائے گی۔ اس موقع پر سنی اتحاد کونسل کی جانب سے 8 جولائی کو لاہور میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا نیز عوام اہلسنت سے اپیل کی کہ وہ آزمائش کی اس گھڑی میں ثابت قدم رہیں اور شعائر اہل سنت کے تحفظ کے لیے کمر بستہ رہیں۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان سانحہ داتا دربار اور دیگر انتہا پسندانہ سرگرمیوں کا فوری طور پر از خود نوٹس لے تاکہ قانون و انصاف کی بالادستی اور ملک وقوم کی امن وسلامتی کے تقاضے پورے ہوسکیں۔

کراچی کو اقتصادی طور پر تباہ کرنے کیلئے ٹارگٹ کلنگ کی جارہی ہے' سنی اتحاد کونسل

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل پاکستان کے زیر اہتمام "علماء ومشائخ کنونشن" النساء کلب' گلشن چورنگی' گلشن اقبال میں علامہ شاہ تراب الحق قادری کی زیر صدارت ہوا۔ سنی اتحاد کونسل کے چیئر مین صاحبزادہ فضل کریم' حاجی محمد حنیف طیب' علامہ کوکب نورانی' اوکاڑوی' ومقتدر علماء ومشائخ، سنی تنظیموں کے رہنماؤ زعماء نے بھی خطاب کیا۔ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ پاکستان کے اقتصادی مرکز کو تباہ وبرباد کرنے کیلئے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کی جارہی ہے۔ حکومت سیاسی مصلحت کا شکار ہے' پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے والوں کو پاکستان کے دوست نما دشمن بھاری فنڈ دے رہے ہیں۔ ہم ملک کو دہشت گردی کی آگ میں جھونکنے والوں کو نہیں مانتے' انہوں نے اعلان کیا کہ سنی اتحاد کونسل اہلسنت کی تمام تنظیموں کو ایک پلیٹ پر متحدہ کرنے کیلئے تاریخ ساز کردار ادا کرے گی۔ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ ایم ایم اے کے اتحاد سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مشائخ منظم ہو جائیں۔ حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ حکومت پنجاب کی جانب سے ایک تنظیم کو پونے دس کروڑ روپے دینا انتہائی شرمناک عمل ہے' علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا کہ سنی اتحاد کونسل آج کے علماء ومشائخ کنونشن کو اتحاد کی بنیاد اور حقوق اہلسنت کی تحریک کا آغاز کرے۔

جامعہ کراچی میں داتا گنج بخش علیہ الرحمہ تحقیقی چیئر قائم کرنے کی منظوری

کراچی (مصطفائی نیوز) جامعہ کراچی میں داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمہ تحقیقی چیئر قائم کی جارہی ہے۔ چیئر کے قیام کا مقصد طلبہ تک داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا پیغام پہنچانا ہے کیونکہ ان کا پیغام انسانیت کا پیغام تھا۔ جس میں احترام آدمیت ،معاشرے میں صبر وتحمل اور برداشت ،رواداری کو فروغ دیا گیا۔ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان نے داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمہ تحقیقی چیئر کے قیام کی منظوری دیدی ہے شیخ الجامعہ ڈاکٹر پیرزادہ قاسم کے مطابق جامعہ کراچی اپنے طلبہ کو محض ڈگری ہولڈر ہی نہیں بلکہ اسلامی حمیت کے حامل مفید انسان اور اچھے پاکستانی بھی بنانا چاہتی ہے۔ مذکورہ چیئر کی افتتاحی تقریب رواں ماہ گورنر ہاؤس میں منعقد کی جائیگی جس میں تمام مسالک کے جید علماء شریک ہونگے۔ واضح رہے کہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ 990 عیسوی کے قریب غزنی میں پیدا ہوئے 1077 میں لاہور میں آپ کی وفات ہوئی۔ داتا صاحب کو برصغیر کے اولین مصلحین، مبلغین اسلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی خانقاہ مرجع خلائق اور مبداء فیض عام تھی۔ جامی اور دارا شکوہ کی تصانیف میں آپ کا ذکر ملتا ہے ابراہیم غزنوی اور سلطان التمش کے مرقوم کردہ قرآنی آیات آپ کے مزار اقدس پر کندہ ہیں۔ داتا گنج بخش کی متعدد تصانیف کا بھی ذکر ملتا ہے آپ صاحب "دیوان" شاعر بھی تھے، منہاج الدین کے عنوان سے ایک تصنیف کے علاوہ شہرہ آفاق کتاب "کشف المحجوب" آپ ہی کی ہے۔ ۳ جولائی کو داتا دربار میں ہونے والا سانحہ عظیم، عالم انسانیت کے لئے بالعموم اور پاک وہند کے لوگوں کے لئے خصوصی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ داتا دربار کی ذات گرامی رشد وہدایت اور فلاح انسانیت سے عبارت ہے ان کا مسلک بلاامتیاز رنگ ونسل مذہب وملت مبداء فیض تھا۔

مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان نے ضلع گجرات کے تین اسکولز میں ہینڈ پمپ لگائے

گجرات (مصطفائی نیوز) مصطفائی فاؤنڈیشن ضلع گجرات کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی نے مصطفائی ماڈل ہائی اسکول سوک کلاں، جناح سٹینڈرہائی اسکول چک کالا، دی پنجاب ماڈل اسکول شہر گجرات کا دورۂ کیا۔ سرظفر مہدی، محمد ناظم کھوکھر اور ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی نے مصطفائی فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پروفیسر حمزہ مصطفائی اور دیگر قائدین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے مندرجہ بالا اسکولز کے طلبہ وطالبات کے لئے صدقہ جاریہ کا انتظام کیا ہے۔

مطالعے کا ذوق انسان کے اخلاق میں نمایاں تبدیلی لاتا ہے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت کراچی کے امیر علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ مطالعے کا ذوق انسان کے اخلاق اور کردار میں نمایاں تبدیلی لاتا ہے یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور الیکٹرانک میڈیا کے دور میں بھی کتاب کی اہمیت مسلمہ حیثیت رکھتی ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں ایڈمنسٹریٹر کورنگی ٹاؤن محمد سمیع خان، پبلک سیفٹی کمیشن کراچی کے پی آر او محمد ماجد خان، کورنگی ٹاؤن کے فنانس آفیسر خالد نفیس کو مختلف موضوعات پر مشتمل دینی کتابوں کے سیٹ دیتے ہوئے کیا، اس موقع پر سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب، قاضی نور الاسلام شمس، محمد حسین لاکھانی، محمد احمد صدیقی، مولانا محمود حسین شاہ بھی موجود تھے، علامہ شاہ تراب الحق قادری نے مزید کہا کہ مسلمان عبادت کے علاوہ معاملات میں بھی شریعت کا پابند ہے، انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت کے علوم کے ماہرین امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام بخاریؒ، امام غزالیؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام حنبلؒ جیسے اکابرین نے علم کے حصول کیلئے پوری زندگی وقف کر رکھی تھی اور آج انہی اکابرین کی علمی کاوشوں کی بدولت دینی درسگاہیں جگمگا رہی ہیں۔

☆☆☆☆

پاکستان کی سلامتی کیلئے نظام مصطفیٰ کا نفاذ ضروری ہے، ریحان امجد نعمانی

پاکستان میں غلامان رسول عربی نظام مصطفیٰ کے سوا نہ تو کسی باطل نظام کو برداشت کریں گے، مقررین

کراچی (مصطفائی نیوز) پاکستان کی بقاء وسلامتی کیلئے لازم ہے کہ ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کیا جائے ناموس رسالت کا تحفظ ایمان کا تقاضا ہے، شہر کراچی حقیقی معنوں میں نبی ﷺ کے غلاموں کا شہر ہے اس شہر کی شناخت کو ہر قیمت پر باقی رکھا جائے گا۔ 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں آئین کے ماتھے کا جھومر ہیں ان کو چھیڑنے کی سازش ناقابل برداشت ہے انتظامیہ لاؤڈ اسپیکر ایکٹ کی آڑ میں ائمہ وخطباء کو ڈرانے دھمکانے سے باز رہے، یہ بات صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی، علامہ قاضی احمد نورانی صدیقی، شاہد غوری، مولانا خلیل الرحمن چشتی، مولانا عقیل انجم قادری، مولانا محمد اقبال سعیدی، شیخ عمران الحق، مولانا خضر الاسلام نقشبندی، مولانا قاضی عبدالقادر صدیقی اور دیگر نے سنی رہبر کونسل کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں نیو کراچی میں منعقدہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے اپنے خطاب میں کہی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اہلسنت اس ملک کی سب سے بڑی اکثریت ہیں اور بانیان پاکستان کی اولاد ہیں اس لئے اس ملک پر سب سے زیادہ حق بھی اہلسنت کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی ذات سے محبت ایمان کا تقاضا ہے کہ ان کے لائے ہوئے دین کو نافذ کیا جائے۔ پاکستان میں غلامان رسول عربی نظام مصطفیٰ کے سوا نہ تو کسی باطل نظام کو برداشت کریں گے اور نہ ہی کوئی اور نظام اس ملک کو حقیقی معنی میں ایک اسلامی فلاحی ریاست بنا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ پورے ملک بالخصوص شہر کراچی کو ایک بار پھر فرقہ وارانہ آگ میں جھونکنے کی سازش کی جارہی ہے۔ انتظامیہ لاؤڈ اسپیکر پر پابندی اور دفعہ 144 کے نفاذ کی آڑ میں اہلسنت کی محفلوں کو روکنے اور محراب ومنبر کی آواز دبانے کی سازش سے باز رہے۔ انہوں نے جمعہ کے دن لاؤڈ اسپیکر پر پابندی کی خلاف ورزی کی آڑ میں ائمہ وخطباء کے خلاف درج کیے گئے جھوٹے مقدمات کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور ان کو فی الفور واپس لینے اور علماء کو ہراساں نہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

سنی اتحاد کونسل کے تحت علماء کنونشن سے صاحبزادہ فضل کریم، شاہ تراب الحق قادری، حنیف طیب، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا کوکب نورانی، مفتی غلام نبی فخری، ودیگر خطاب کر رہے ہیں

سانحہ داتا دربار کے ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے، شبیر احمد قاضی

کراچی (مصطفائی نیوز) نظام مصطفیٰ پارٹی کا اجلاس سینئر رہنما شبیر احمد قاضی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں الحاج محمد رفیع، غلام حسین پیرزادہ، علامہ ریاض قادری، حنیف بخاری اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں سانحہ داتا دربار کے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے شرکا نے فرقہ واریت کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ بزرگان کے مزارات کے تحفظ کیلئے سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے جائیں۔

رانا ثناء اللہ ازخود مستعفی ہوجائیں، فضل کریم

لاہور (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل کے چیئرمین صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے اب وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ ازخود استعفیٰ دے دیں گے، کیونکہ رائے عامہ ان کے خلاف ہے۔ پنجاب اسمبلی آمد پر حاجی حنیف طیب کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو میں فضل کریم نے کہا کہ اگلے 23 نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ پر پنجاب حکومت نے کوئی پیش رفت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب سمیت ملک بھر میں دہشت گردوں کی پناہ گاہوں کے بارے میں علم ہونے کے باوجود وفاقی وصوبائی حکومتوں کا آپریشن نہ کرنے کا مطلب دہشت گردوں کو مزید حوصلہ دینا ہے۔ حاجی حنیف طیب نے کہا کہ دو سالوں میں بڑی لاشیں اٹھالی ہیں اب مزید لاشیں نہیں اٹھاسکتے۔

داتا دربار دہشت گردی کے واقعے شدید مذمت کرتے ہیں، مقررین کا ریلی سے خطاب

نوشہرہ ورکاں (نمائندہ خصوصی) حضرت داتا گنج بخشؒ کے دربار شریف پر خودکش حملوں کے خلاف المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی اور "سنی اتحاد کونسل" نوشہرہ ورکاں کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں مصطفائی مرکز تا حیدریہ چوک تحفظ ناموس اولیاء ریلی نکالی گئی۔ حیدریہ چوک میں ریلی کے شرکاء احتجاجی دھرنا دیا ریلی کی قیادت قاری مختار احمد نعیمی، محمد قاسم مصطفائی، مولانا سید عبدالغفار شاہ، غلام مصطفےٰ قادری اور شفقت ندیم نے کی۔ اس موقع پر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ داتا دربار دہشت گردی کے واقعے شدید مذمت کرتے ہیں۔

خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا 27 واں سالانہ عرس مبارک اور عالمی یوم خطیبِ اعظم

اس موقع پر "الخطیب" کا سالانہ یادگاری مجلہ شائع ہُوا ملک اور بیرونِ ملک سے علماء و مشائخ اور عقیدت مند حضرات و خواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی

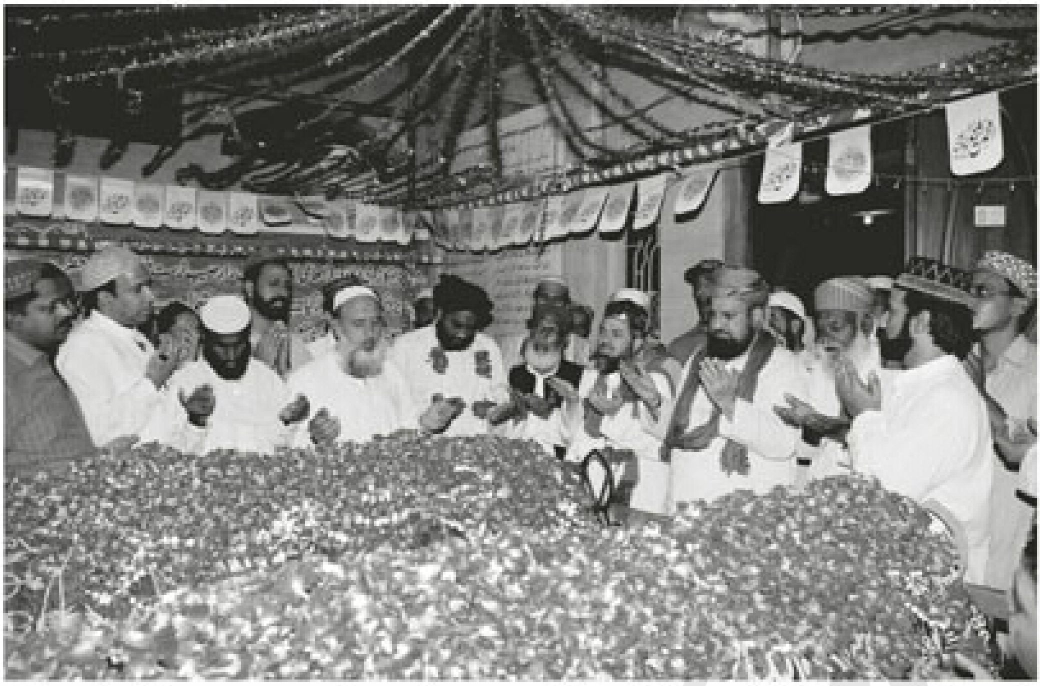

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 27 واں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گل زار حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ بمطابق یکم اور 2 جولائی 2010ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گل زار حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر کتابی سلسلہ "الخطیب" کا سالانہ یادگاری مجلہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء و مشائخ اور عقیدت مند حضرات و خواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربانی میاں صاحب شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علماء و مشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام کا ورد کیا گیا۔ عرس کے اجتماع سے مفتی اعظم افریقا حضرت مولانا محمد اکبر ہزاروی، حضرت پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی، خطیبِ اہلِ سنّت مولانا عزیز الدین کوکب، علامہ ڈاکٹر فرید الدین قادری، مولانا لیاقت حسین ازہری، مولانا محمد شریف، مولانا خضرالاسلام نقشبندی، مفتی محمد آصف، پروفیسر شیخ عقیل احمد اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔ اپنے خطبات میں مقررین نے کہا کہ حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی بلاشبہ بہت بڑی شخصیت اور مثالی خصوصیات رکھتے تھے، انہوں نے دین کے شعور اور عقائد کی اہمیت کے لیے پوری ملت میں بےداری کا مختصر عرصے میں تنہا وہ کام کیا جو سیکڑوں ادارے صدیوں میں نہیں کر پاتے۔ وہ الیکٹرانک میڈیا کے بغیر اپنی اَن تھک محنت سے سمتوں میں پہچانے گئے اور ان سے متاثر ہونے والے راہِ حق پر ایسے ثابت و قائم ہوئے کہ دوسروں کے لیے مثال ہو گئے، وہ عہد آفرین خطیب اور اہلِ سنّت کے لیے سرمایۂ افتخار تھے، ان کا نام اور کام حق اور اہلِ حق کی پہچان تھا وہ حق گوئی اور بےباکی میں اپنی مثال آپ تھے، انہوں نے مختصر عمر میں صدیوں کے کام کیے اور خداداد صلاحیتوں سے اپنے عہد میں بھی لاکھوں کو راہِ حق سے وابستہ کیا اور آج بھی سمتوں میں ان کا فیضان جاری ہے۔ علماء و عوام آج بھی ان کی تحریر و تقریر سے راہ نمائی حاصل کر رہے ہیں، وہ ملت اسلامیہ کے عظیم محسن ہیں۔ ان کی تمام زندگی عشقِ رسول میں گزری اور وہ بارگاہِ رسالت میں مقبول تھے۔ ان کی ذات ہر خانقاہ، درس گاہ اور بارگاہ میں محبوب و محترم تھی اور ان کی قیادت میں بھی جمع تھے۔ وہ محبت، محنت، روشنی اور عمدگی کا پیکر تھے۔ اہلِ سنّت کو ان پر ہمیشہ ناز رہے گا۔ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے علمائے اہلِ سنّت نے کہا کہ وہ اپنے باکمال والدِ محترم کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں اور مسلکِ حق کے لیے اپنے والدِ محترم کے مشن کو عمدگی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے دو لاکھ چونسٹھ ہزار تین سو اکیاون (264,351) قرآنِ کریم، ایک ہزار پانچ سو چوبیس (1,524) قرآنی پارے، تیرہ کروڑ بارہ لاکھ تئیس ہزار دو سو ترانوے مرتبہ (13,12,23,293) قرآنی آیات، ایک کروڑ چونتیس لاکھ تیرہ ہزار اڑسٹھ مرتبہ (1,34,13,068) قرآنی سورتیں، ایک ارب چوالیس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ پندرہ ہزار چھ سو چالیس مرتبہ (1,44,66,15,640) درود شریف، تین کروڑ ستاسی ہزار چھ سو مرتبہ (3,00,87,600) مرتبہ کلمہ طیبہ اور بغیر شمار کے مختلف متعدد اَوراد کے ورد، متعدد عمرہ، طواف، نفلی روزوں اور نفل رکعات کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گل زار حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔ اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 2 جولائی 2010ء کو دنیا بھر کے 45 ممالک میں عقیدت و احترام سے مساجد و مراکزِ اہلِ سنّت میں سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔ مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں حضرت الحاج پیر شوکت حسن خاں نوری، صاحبزادہ ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، امریکا سے جناب تنویر اقبال اور خورشید اقبال، برطانیہ سے بیرسٹر شیخ محمد ذیشان اور شیخ محمد عثمان، اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن نوجوانانِ اہلِ سنّت، انجمن طلباءِ اسلام اور بزمِ فیضانِ وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات و جرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے ویژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیبِ اعظم کا 28 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 23-24 جون 2011ء کو منایا جائے گا۔

قیام امن کیلئے تحریک چلائی جائے گی، طالبانائزیشن کی مزاحمت کریں گے، علماء مشائخ کنونشن کا اعلامیہ

لاہور (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل نے سانحہ داتا دربار کے ملزموں کی عدم گرفتاری کے خلاف اور قیام امن کے لئے تحریک چلانے اور طالبانائزیشن کی مزاحمت کرنے کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں 14 جولائی کو اسلام آباد میں سپر مارکیٹ سے پارلیمینٹ ہاؤس تک جلوس نکالا جائے گا جب کہ سانحہ داتا دربار کے شہداء کے چہلم کے موقع پر 8 اگست کو لاہور میں عوامی جلسہ ہو گا۔ صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کی برطرفی تک حکومت پنجاب سے مفاہمت نہیں ہو گی تمام مدارس میں کریک ڈاؤن کیا جائے، اس بات کا اعلان داتا دربار کے سماع ہال میں ملک گیر علماء مشائخ کنونشن کے اختتام پر کیا گیا۔ کنونشن کی صدارت کونسل کے چیئرمین قومی اسمبلی کے رکن صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کی۔ کنونشن میں مزید کہا گیا کہ حکومت پنجاب وہ مطالبات تسلیم کرے جو دو روز قبل وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کو پیش کئے گئے تھے، حکومت داتا دربار کے سانحہ کی تحقیقاتی رپورٹ جلد منظر عام پر لائے ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ کنونشن میں متعدد قراردادیں پیش کی گئیں، کنونشن کے اختتام پر داتا دربار کے سامنے دھرنا دیا گیا۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے سنی اتحاد کونسل کے چیئرمین صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کہا کہ ہم کسی کے خون کا سودا ہونے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وقت آنے والا ہے کہ سنی اتحاد کونسل ہر سیاسی جماعت سے الگ ہو کر خیبر سے کراچی تک الیکشن لڑے گی۔ سنی تحریک کے مرکزی صدر ثروت قادری نے کہا کہ آئین اور قانون کی بات کرنے والوں کو دیواروں کے ساتھ لگایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مزارات محفوظ نہیں رہیں گے تو پھر اسمبلیاں بھی محفوظ نہیں رہیں گی، اب کراچی سے لاہور تک ٹرین مارچ ہو گا، سنی بھی ملین مارچ کر سکتے ہیں۔ عالمی تنظیم اہلسنت کے سربراہ پیر افضل قادری نے کہا کہ اب مزارات پر کسی قسم کی دہشتگردی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی نے کہا کہ اب ہمیں پنجاب حکومت پر اعتماد نہیں رہا۔ ڈاکٹر علامہ اشرف جلالی، مفتی صفدر علی قادری، آزاد کشمیر کے وزیر مذہبی امور صاحبزادہ حامد رضا، سید عبدالقادر، صاحبزادہ فضل الرحمٰن قادری، شاداب رضا نقشبندی، صاحبزادہ سید محفوظ مشہدی اور سید اقبال حسین شاہ نے کہا کہ اب میں میدان عمل میں آنا ہو گا۔ سنی اتحاد کونسل کے سیکرٹری جنرل حاجی حنیف طیب نے کہا کہ ہم حکومت کے اقدامات سے مطمئن نہیں ہیں۔ صاحبزادہ محمد داؤد، ڈاکٹر پروفیسر اشفاق بلال، صاحبزادہ صفدر علی شاہ، طارق محمود، صاحبزادہ سید محمد اکرم شاہ، صاحبزادہ پیر حسیب ربانی، سردار محمد خان لغاری، علامہ قادری خالد محمود، پروفیسر پیر ابراہیم، علامہ مفتی محمد اقبال چشتی، سلیمان چوہدری، صاحبزادہ مولانا ضیاء اللہ رضوی، صاحبزادہ محمد تحسین مصطفیٰ رضوی، مولانا خادم حسین شرقپوری، مولانا شاہد گردیزی اور نواز کھرل نے بھی خطاب کیا۔ کنونشن کے موقع پر سکیورٹی کے سخت انتظامات تھے ہر شخص کی تلاشی لینے کے بعد اسے ہال میں جانے کی اجازت دی گئی۔

پاکستان کے محکوم اور مقتدر حلقوں کی انتہائی کرب ناک داستان ہے۔

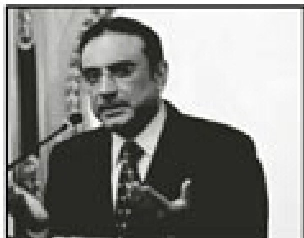

یہ اجتماعی خودکشی کا ایک چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن یہ پاکستان کے محکوم اور مقتدر حلقوں کی انتہائی کرب ناک داستان ہے۔ پہلے ہم محکوم حلقے کی داستان سنتے ہیں۔ یہ 16 جون 2010ء کی تاریک رات ہے۔ پاکستان کے شاہ پور کنجراں میں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ شاہ پور کے نواحی علاقے چونگی کے ایک خستہ حال مکان سے مدہم سی روشنی نکل کر گویا ''وقت کی تاریکی'' کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تمام مکین گہری نیند کے عالم میں ہیں۔ ایسے میں 40 سالہ اکبر اپنے بستر سے اٹھا لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ زہر کی شیشی اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے منہ میں انڈیل لی اور پھر ''وقت کی تاریکی'' کو ختم کرنے والی روشنی کی مدہم کرنوں میں 14 سالہ بینش، 11 سالہ نادیہ، 8 سالہ ایمان، 7 سالہ کائنات، اور اپنی 35 سالہ بیوی مزمل بی بی کے منہ میں زہر ڈالا ہی تھا کہ لڑکھڑا کر گرا اور خود بھی تاریکی میں ڈوب گیا۔ اکبر ہوزری گارمنٹس میں ملازم تھا۔ ملک کو درپیش توانائی کے بحران اور بجلی کی لوڈشیڈنگ کے باعث کئی صنعتیں بند ہو گئیں اور اکبر بھی بے روزگار ہو گیا۔ اکبر نے اپنے بھائی کی بیوی کا زیور گروی رکھ کر رکشہ چلانے کی ٹھانی، مگر معاشرے کے سود خور مگرمچھوں نے اس کا جینا دوبھر کر دیا۔ بچیوں کی اسکول فیس تو کجا، نوبت فاقوں تک جا پہنچی۔ اور پھر 16 جون کی ایک اندھیری رات بدنصیب اکبر نے اپنے اور اپنی تین معصوم بیٹیوں کے راستے سے بھوک اور افلاس کا کانٹا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکال دیا۔ آیئے اب مقتدر حلقے کی جانب چلتے ہیں۔ یہ 16 جون 2010ء ہی کی جگمگاتی رات ہے۔ پاکستان کے شہر کراچی میں صدر مملکت جناب آصف علی زرداری ایک پر وقار تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''پارٹی کی قیادت بلاول بھٹو زرداری کے پاس ہی، جب تک یہ سیکھ کر آگے آئیں گے ہم ان کی اور اپنی آئندہ نسل کے لئے راستے کے جتنے کانٹے صاف کر سکتے ہیں، کریں گے۔'' یہ دو حلقوں کی ایک مختصر داستان ہے۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ محکوم اور مقتدر حلقوں کے درمیان فرق بڑھ رہا ہے جو کہ ایک خوفناک انقلاب کی طرف پیش قدمی ہے۔ ایک ایسا انقلاب جس میں 17 کروڑ محکوم عوام اپنے صدر سے یہ پوچھ سکیں کہ: جناب صدر! پاکستان کے بدحال عوام نے آپ کو اور آپ کی پارٹی کو اس لئے نہیں چنا تھا کہ آپ لندن میں ہزاروں پونڈز کی فیس اور شاہانہ اخراجات کرنے والے بلاول بھٹو زرداری کے راستے کے کانٹے صاف کرتے پھریں، بلکہ انھوں نے آپ کو اس لئے منتخب کیا کہ شاہ پور کے اکبر اور اس کی 14 سالہ بینش، 11 سالہ نادیہ، 8 سالہ ایمان کے راستے سے بھوک اور افلاس کے کانٹے صاف کرتے۔ لاہوریاں والا کے جاوید ماچھی اور ممتاز ماچھی کے راستے سے غربت اور بدحالی کے کانٹے صاف کرتے۔ ڈسکہ میں لٹنے والی بہن فاطمہ کے راستے سے خونخوار حیوان نما انسانوں کے کانٹے صاف کرتے۔ ایک ایسا انقلاب کہ جس میں پاکستان کا ہر فرد یہ سوال کرتا ہو کہ آج سے ڈھائی سال پہلے پاکستان کے عوام نے جس پارٹی کو بھاری اکثریت سے منتخب کیا اس کا بنیادی منشور روٹی، کپڑا اور مکان تھا، لیکن ڈھائی سال میں اسی نے پاکستان کے محکوم عوام کو اکبر اور جاوید ماچھی جیسے اقدام اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ نہیں اب نہیں...... کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ملک کے 17 کروڑ محکوم اور مظلوم عوام مقتدر حلقے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جناب صدر! آپ کے بلاول بھٹو زرداری کے راستے کا حقیقی کانٹا بن جائیں۔

مایوس ہونے والوں کو زندگی کی روشنی دکھائیں

راجہ عبدالحمید خان

> **غربت اور مہنگائی کے باعث لوگوں کے خودکشیاں کرنے کا حکومتی اعتراف جہاں عوامی مسائل حل کرنے کے حوالے سے حکمرانوں کی کارکردگی پر کئی سوالیہ نشانات بنا رہا ہے**

غربت اور مہنگائی کے باعث لوگوں کے خودکشیاں کرنے کا حکومتی اعتراف جہاں عوامی مسائل حل کرنے کے حوالے سے حکمرانوں کی کارکردگی پر کئی سوالیہ نشانات بنا رہا ہے وہاں سیاسی و مذہبی جماعتوں سمیت تمام سماجی قوتوں کے لئے ایک چارج شیٹ کی حیثیت بھی رکھتا ہے جو لوگوں کو موت کے اندھیروں کی طرف لے جانے والی مایوسی کی شدت کم کر کے انہیں حیات و امید کی روشنی دکھانے میں ناکام رہی ہیں۔ یوں سال رواں کے چھ ماہ کے دوران پنجاب میں 113، سندھ میں 58، خیبر پختونخوا میں 20 اور بلوچستان میں 15 افراد نے صعوبتوں کے آگے ہتھیار ڈال کر موت کو گلے لگا لیا۔ قومی اسمبلی میں منگل کے روز بیان کی گئی 204 خودکشیوں کی تعداد اگرچہ دل دہلا دینے والی ہے مگر اسے بھی حقیقی مجموعی تعداد سمجھنا اس لئے درست نہیں کہ بہت سے لوگ مصائب کے ہاتھوں مجبور ہو کر خاموشی سے اپنی زندگی ختم کر لیتے ہیں اور ان کی موت کی اصل وجہ کا کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں ختم کرنے جیسے اقدام کی نوبت اس وقت آتی ہے جب لوگ ہر طرف سے مایوس ہو چکے ہوں اور انہیں امید کی کوئی کرن نظر نہ آ رہی ہو۔ کسی سماج یا معاشرے کا بنیادی تصور ہی یہ ہے کہ اس میں لوگ ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے واقف ہو کر مشکلات کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مگر جہاں ایک طبقہ ہر قسم کی آسائشیں دوسروں کے حقوق غصب کر کے حاصل کر رہا ہو اور ہر روز ایسی پالیسیاں وضع کی جا رہی ہوں جن کے نتیجے میں غریب کے بچے کھچے نوالے بھی چھینے جا رہے ہوں اور مستقبل میں بھی کوئی ایسی امید نظر نہ آ رہی ہو تو بھوک، مجبوری، قرض، گھریلو جھگڑے اور نا امیدیاں کسی ماں کو بچوں سمیت ٹرین کے سامنے پہنچا دیتی ہیں۔ کسی پیار سے تھپکنے اور لوریاں سنانے والی کو اپنے ہی ہاتھوں سے زہریلے انجکشن لگانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ بچوں کے لئے منت مرادیں مانگنے والے باپ قدرت کے اس انمول تحفے کی حفاظت کرنے کی بجائے ان کی پرورش میں ناکامی کے باعث انہیں موت کی نیند سلا کر خود بھی خودکشی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

اس کے اسباب کی تفصیل اگرچہ طولانی ہے مگر انہیں ایک لفظ میں سمویا جا سکتا ہے۔ اور وہ ہے ''غفلت''۔ ہم نے جاگیرداری اور سرداری نظام کو ختم کرنے میں غفلت سے کام لیا جو آزادی کے چھ عشروں بعد بھی پوری سفاکی کے ساتھ قومی وسائل پر پنجے گاڑے ہوئے ہے۔ اس کے نتیجے میں ایک طرف معصوم بچے دودھ کے لئے بلک رہے ہیں تو دوسری طرف لاکھوں کروڑوں روپے ہر روز ٹھاٹھ باٹھ اور عیاشیوں کی نذر ہو رہے ہیں۔ آدمی کو آدمی کا محکوم اور اس کی جیلوں کا اسیر ہی نہیں اس کے کتوں کی خوراک تک بنانے والا یہ طبقاتی تضاد مایوسی بڑھانے کا بڑا ذریعہ ہے۔ پھر روزگار کی مشکلات دور کرنے میں غفلت یومیہ کارکنوں کے گھروں میں کئی کئی روز چولہا ٹھنڈا رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بے روزگاروں کا حال تو ناقابل بیان ہے مگر روزگار پر جانے والوں کو بھی گھر سے کام کے مقام پر جانے اور واپس آنے میں ٹرانسپورٹ کی جن صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے سدباب میں غفلت کے نفسیاتی اثرات واضح ہیں۔ کرایوں کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے گھریلو ضروریات پر پڑنے والے اثرات ان کے علاوہ ہیں۔ معیشت کو سنبھالا دینے کی کوششوں میں کوتاہی نے عام آدمی، تاجر اور صنعت کار سب ہی کے لئے قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر رکھے ہیں۔ سماجی سطح پر محلوں، چوپالوں اور تھڑوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے کے دکھ درد سے آگاہ ہونے اور اہل محلہ کی ضروریات کا خیال رکھنے کی روایت بھی غفلت اور بے حسی کی نذر ہو گئی۔ جس دین کے ماننے والوں کو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنے کی تلقین کی گئی ہے، اس کے پیروکار اللے تللے کرتے ہوئے اس طرف سے بالکل ہی غافل ہو گئے کہ بھوک سے بلکتے ہوئے ہمسایوں پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اہل محلہ کے دکھوں کا مداوا کرنے میں مسجدوں کا کردار بھی پہلے جیسا نظر نہیں آتا۔ میڈیا لوگوں کے مسائل کی نشاندہی کر رہا ہے مگر ان کے حل کی کوئی ٹھوس صورت پیدا نہیں ہو رہی ہے۔ بلدیاتی نظام ختم ہونے کے باعث وہ چھوٹے موٹے مسائل بڑھ کر سنگین صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں جو کونسلروں تک عام لوگوں کی رسائی کے باعث آسانی سے حل ہو جاتے تھے۔ ایک زمانے میں قومی سیاسی پارٹیوں کے دفاتر ہر محلے میں ہوا کرتے تھے، مطالعاتی لائبریریاں تھیں، سماجی نشستیں جمتی تھیں۔ یہ سب ادارے غفلت کی نذر ہو گئے۔ قومی قائدین وفاقی دارالحکومت یا اپنے ہیڈ کوارٹر یا ٹی وی چینلوں سے بیانات جاری کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔ عام آدمی سے رابطے کے لئے علاقائی یونٹ نظر نہیں آتے۔ رجسٹل

پارٹیاں موجود ہیں مگر وہ بھی مایوسیاں پھیلا رہی ہیں۔

ہر طرف بے رخی کے سائے ہیں ولولوں کی شکستگی

کے لئے جو لوگ حالات درست کرنے کے ذمہ دار ہوں، ان کے بارے میں بھی جب یہ یقین دلا دیا جائے کہ وہ مصائب کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے اور لوگ خود بھی ہر روز کرپشن کے واقعات سن اور دیکھ رہے ہوں تو حساس طبیعت رکھنے والوں کی مایوسی بڑھ جاتی ہے۔ ''کوئی امید بر نہیں آتی، کوئی صورت نظر نہیں آتی'' جیسی کیفیت اور مجبوری جان کے ہارنے کا سبب بن جاتی ہے۔

اس منظر نامے میں اسپیکر قومی اسمبلی محترمہ فہمیدہ مرزا کی خودکشی کے رجحان کے خلاف عوامی آگہی مہم چلانے اور اس سلسلے میں مساجد کے کردار سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت برمحل ہے۔ سیاسی، مذہبی اور سماجی پارٹیوں، قومی قیادت کو لوگوں میں امید اور اعتماد پیدا کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ علمائے کرام کا کردار اس سلسلے میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ ایک جانب لوگوں کو دین متین کی اس تعلیم سے آگاہ کریں کہ مایوسی کفر ہے تو دوسری طرف محلوں کی سطح پر لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے مساجد کی سطح پر ایسی ہی تدابیر کریں جیسی بعض سماجی تنظیمیں بھوکوں کا پیٹ بھرنے، ضرورت مندوں کی خاموشی سے مدد کرنے اور طلبہ کی فیسیں ادا کرنے کے لئے کر رہی ہیں۔ یہ علما و مشائخ اس کڑے وقت میں امت کو مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر امیدوں کی روشنی دکھائیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ قومی سیاسی پارٹیوں کو اپنا نیٹ ورک نچلی سطح تک لے جا کر محلوں اور دیہاتوں میں اپنے کارکنوں کے ذریعے لوگوں کے مسائل حل کرنے پر توجہ دینی چاہئے۔ یونیورسٹیوں کو تحقیقی کاموں کے ذریعے معیشت بہتر بنانے اور ذرائع روزگار بڑھانے کی تدابیر سامنے لانی چاہئیں۔ حکومت طبقاتی تضادات دور کرنے کے اقدامات کے علاوہ کرپشن ختم کرنے کی سنجیدہ تدابیر کرے۔ خودکشی کی تشہیر کی بجائے اس نوبت تک پہنچنے کے واقعات کی ذمہ داری کا تعین کرے۔ متعلقہ علاقے کے ایس ایچ او، خطیب، ایم پی اے، ایم این اے، سیاسی پارٹیوں کے مقامی رہنماؤں سے پوچھا جانا چاہئے کہ ان سے وہ کونسی ایسی غفلت کے مرتکب ہوئے جس کے باعث ایک فرد یا خاندان مایوسی کا شکار ہو کر جان سے گزر گیا۔ مایوسیوں کے خاتمہ کے لئے حکمرانوں سمیت ہر طبقے کے لوگوں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی ہوگی اور مل جل کر مربوط کوششیں کرنا ہوں گی۔

☆☆☆

بانیاں پاکستان کی اولاد کیلئے لمحہ فکریہ

محترم قارئین!

کچھ شقی القلب ازلی بدبختوں نے داتا کی نگری لاھور میں داتا علی ہجویری (رحمتہ اللہ علیہ) المعروف داتا صاحب کے مزار پُر انوار کے احاطے میں دو خودکش دھماکے کر کے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو رنجیدہ کر دیا۔ اس خودکش حملے میں جہاں دو لوگ جہنم رسید ہوئے وہیں پچالیس کے قریب مسلمانوں نے شہادت کا جام نوش کیا اور بیشمار مسلمان زخمی بھی ہوئے۔

حضرت داتا علی ہجویری (رحمتہ اللہ علیہ) کا شمار ان صوفیاء کرام کی فہرست میں سب سے پہلے ہوتا ہے جنہوں نے کفر و شرک کی وادی میں اپنے کریم آقا علیہ السلام کے دین کی روشنی پھیلانے کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ کر سفر اختیار کیا اور کافروں کی اس بستی میں اسلام کو روشناس کرایا۔ حضرت داتا علی ہجویری (رحمتہ اللہ علیہ) وہ عظیم الشان ھستی ہیں جن کہ در کی حاضری کو خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی (رحمتہ اللہ علیہ) نے سعادت سمجھا یہ وہ شہنشاہ سلسلہ چشت ہیں جن کے ھاتھ پر نوے لاکھ کفار (ہندوؤں) نے توبہ کی اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے جنکی بدولت آج ہم اور آپ کسی ہندو بنئے کی اولاد کے بجائے مسلمان ہیں ایسی عظیم الشان ھستی بھی حضرت داتا علی ہجویری (رحمتہ اللہ علیہ) کے آستانے مبارک کی حاضری سے سرفراز ہونے کے بعد چلتے چلتے ان اشعار میں خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب بھی اولیائے کرام کے مزارات اور مساجد پر اس قسم کے خودکش دھماکے ہوتے ہیں تو ایک مخصوص طبقہ کی جانب سے شور مچایا جاتا ہے کہ یہ کفار کی سازش ہے اور جب حملہ آور کی شناخت ہوتی ہے تو وہ اکثر مسلمانوں کے ایک خاص طبقہ کے تربیت یافتہ دہشت گرد نکلتے ہیں۔ کبھی یہ لوگ ان حملوں کی ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں تو کبھی عوامی ردعمل کے پیش نظر اس سے صاف مکر جاتے ہیں۔

ان دھماکوں میں ابتک جہاں چند ایک کفار یا غیر مسلم ہلاک ہوئے ہیں تو دوسری طرف ہزاروں مسلمان شہید ہوئے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کس طرح ایک مسلمان مسلمانوں کی مساجد اور اولیائے کرام کے مزارات پر حملوں کا مرتکب ہو سکتا ہے تو ایسے دہشت گرد پہلے تو ایسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو زمانے کے ٹھکرائے ہوئے ہوتے ہیں یا جن کی نظر میں زندگی کی اہمیت صفر ہوتی ہے یا پھر شہروں اور دیہات سے بچوں کو اغوا کیا جاتا ہے اور آگی برین واشنگ کی جاتی ہے اور اسلام کی اصل تعلیمات جو اخوت اور بھائی چارے کی فضاء کا درس دیتی ہیں سے ہٹ کر ان کی تربیت کی جاتی ہے اور ایک خاص فرقہ کے علاوہ تمام مسلمانوں کو مشرک ثابت کیا جاتا ہے اور یہ زہر دھیرے دھیرے ان معصوم بچوں اور زمانے کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کی رگوں کے اندر پیوست کر دیا جاتا ہے۔

اور پھر انہیں یہ تعلیمات دی جاتی ہیں کہ یہ لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں در حقیقت مسلمان ہیں ہی نہیں بلکہ مشرک ہیں اور واجب القتل ہیں! انکا خون بہانا اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہیں انکو صفحہ ہستی سے مٹانے والا جنت کا حقدار ہے حوروں کا حقدار ہے اس مشن کیلئے اگر اپنی جان بھی گنوانی پڑے تو گھاٹے کا سودا نہیں کہ اس کے بدلے میں تمہیں دیدار الٰہی کی عظیم دولت ملنے والی ہے۔

قارئین کرام یہ ہے وہ کڑوا سچ جس کو بیان کرتے ہوئے اور سنتے ہوئے ایک مسلمان کا دل دہل جاتا ہے روح کانپ جاتی ہے۔ خودکش حملوں کی ابتداء ایران سے حسن بن صباح کے ذریعے ہوئی تھی جو مسلمانوں میں ایسے زہریلے پروپیگنڈے کہ ذریعہ جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔ خودکشی کی بدلے جنت کی نوید دیتا تھا اور اپنے خود ساختہ مجاھدین کو حشیش استعمال کراتا تھا جس کے نشے کے سبب اور حوروں کی طلب میں اُس کے کارندے ہر وقت اپنی جانوں کو ہلاک کرنے کے درپے رہتے تھے۔ یہ ناسور اب بڑی تیزی سے ہمارے معاشرے میں بھی پھیلایا جا رہا ہے۔ ورنہ ذرا سوچئے تو کیسے جو مسلمان دوسرے مسلمان کی عزت، جان، آبرو، کا محافظ تھا کیسے دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے مسلمان کی جان لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسالک کے علماء کھل کر خودکش حملوں کی مذمت کریں اور مساجد کے منبر پر بیٹھ کر صرف اصلاحی بیان کے بجائے انہیں خودکشی اور جہاد میں تمیز کرائیں ورنہ وہ دن دور نہیں جب یہ آگ تمام ملک کو اپنی لپیٹ میں جلا کر خاکستر کر دے گی۔

پھر صرف ایک خاص طبقہ ہی نہیں ہر طبقہ میں خودکش بمبار پیدا ہو جائیں گے پھر کسی طبقہ کی مسجد اس سے محفوظ نہ ہوگی ابھی وقت ہے کہ سب مل بیٹھ کر اس عفریت کا مقابلہ میں ایک ہو جائیں کہ وقت نکل گیا تو آج کی خاموشی ایسا دردناک عذاب بن کر سامنے آئے گی جس سے مقابلہ کا حوصلہ کسی میں بھی نہیں ہوگا کسی میں بھی نہیں!

مراسلہ: صفی اللہ عاصم

واقعہ معراج

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (سورۂ بنی اسرائیل)۔

اس آیت کریمہ میں حضور فخر موجودات، سید کائنات ﷺ کے ایک عظیم الشان معجزہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق عقل کوتاہ اندیش، اور فہم حقیقت شناس نے پہلے بھی رد وقدح کی اور آج بھی واویلا مچا رکھا ہے۔ اس لئے اس مقام کا تقاضا یہ ہے کہ تطویل لاطائل سے دامن بچاتے ہوئے ضروری امور کا تذکرہ کردیا جائے۔ تاکہ حق کی جستجو کرنے والوں کے لئے حق کی پہچان ہوجائے اور شکوک وشبہات کا جو غبار حسن حقیقت کو مستور کرنے کے لئے اٹھایا جارہا ہے اس کا سدباب ہوجائے۔

جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اور برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریش مکہ کو دعوت توحید دی تھی، اسی روز سے عداوت وعناد کے شعلے

پیر محمد کرم شاہ الازہری

بھڑکنے لگے تھے۔ ہر طرف سے مصائب وآلام کا سیلاب امڈ کر آگیا تھا رنج وغم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا تھا لیکن اس تاریکی میں حضرت ابوطالب اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وجود مسعود ہر نازک مرحلہ پر تسکین وطمانیت کا سبب بنا کرتا تھا، بعثت نبوی کے دسویں سال مہربان وشفیق چچا نے وفات پائی۔ اس جانکاہ صدمہ کا زخم ابھی مندمل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مونس وہمدم، وانش ور اور عالی حوصلہ رفیقہ حیات حضرت خدیجہ بھی داغ مفارقت دے گئیں۔ کفار مکہ کو ان کی انسانیت سوز کارستانیوں سے روکنے والا اور ان کی سفاکانہ ایذارسانیاں ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئیں۔

حضور ﷺ اہل مکہ سے مایوس ہو کر طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ اس دعوت توحید کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوجائیں لیکن وہاں جو ظالمانہ اور بہیمانہ برتاؤ کیا گیا اس نے سابقہ زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا۔ ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایوسی کا اندھیرا اچھل چکا تھا اور ظاہری سہارے ٹوٹ چکے تھے رحمت الٰہی نے اپنی عظمت وکبریائی کی آیات بینات کا مشاہدہ کرانے کے لئے محبوب کو عالم بالا کی سیاحت کے لئے بلایا کہ حضور کو اپنے رب کریم کی تائید ونصرت پر حق الیقین ہوجائے اور حالات کی ظاہر ناسازگاری خاطر عاطر کو کسی طرح پریشان نہ کرسکے۔ غور کیا جائے تو سفر اسریٰ کے لئے اس سے موزوں ترین اور کوئی وقت نہیں ہوسکتا تھا۔ اس مقدس سفر کا تفصیلی تذکرہ تو کتب احادیث وسیرت میں ملے گا۔ یہاں اجمالی طور پر ان واقعات کا ذکر کردیا گیا ہے جو مختلف احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں۔

حضور ﷺ ایک رات خانہ کعبہ کے پاس حطیم میں آرام فرمارہے تھے کہ جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے، خواب سے بیدار کیا اور ارادہ خداوندی سے آگاہی بخشی، حضور اٹھے، چاہ زمزم کے قریب لائے گئے سینہ مبارک کو چاک کیا گیا۔

قلب اطہر میں ایمان وحکمت سے بھرا ہوا ایک طشت انڈیل دیا گیا اور پھر سینہ مبارک درست کردیا گیا۔ حرم سے باہر تشریف لائے تو سواری کے لئے ایک جانور پیش کیا گیا جو براق کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں نگاہ پڑتی تھی، وہاں قدم رکھتا تھا۔ حضور ﷺ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آئے اور جس حلقے سے انبیاء کی سواریاں باندھی جاتی تھی۔ براق کو بھی باندھ دیا گیا۔ حضور ﷺ مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں جملہ انبیاء سابقین حضور کے لئے چشم براہ تھے۔

حضور ﷺ کی اقتداء میں سب نے نماز ادا کی۔ اس طرح لطف یہ کہ جو وعدہ روز ازل میں ارواح انبیاء سے لیا گیا تھا، کہ تم میرے محبوب پر ضرور ایمان لانا کی تکمیل ہوئی بعد ازاں مرکب ہمایوں بلندیوں کی طرف پر کشا ہوا۔ مختلف طبقات آسمانی پر مختلف انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ساتویں آسمان پر اپنے جد کریم ابو الانبیاء حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت نے مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح (یعنی اے نبی صالح! خوش آمدید اور فرزند دلبند امرحبا) کے محبت بھرے کلمات سے استقبال کیا گیا حضرت ابراہیم بیت المعمور سے پشت لگائے بیٹھے تھے۔ حضور ﷺ آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو انوار ربانی کی تجلی گاہ تھی۔ جس کی کیفیت الفاظ کے پیمانوں میں سما نہیں سکتی۔ عقاب ہمت یہاں بھی آشیاں بند نہیں ہوئے اور آگے بڑھے۔ کہاں تک گئے؟ اسے ما دشما کیا سمجھیں؟ زبان قدرت نے مقام قرب کا ذکر اس طرح کیا کہ ''ثم دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ'' وہاں کیا ہوا؟ یہ بھی میری اور آپ کی عقل کی رسائی سے بالاتر ہے۔ قرآن نے بتایا کہ ''فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ علامہ سید سلیمان ندوی کے الفاظ ملاحظہ ہو:

''پھر شاہد مستور ازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہ راز میں ناز ونیاز کے وہ پیغام عطا ہوئے جن کی لطافت

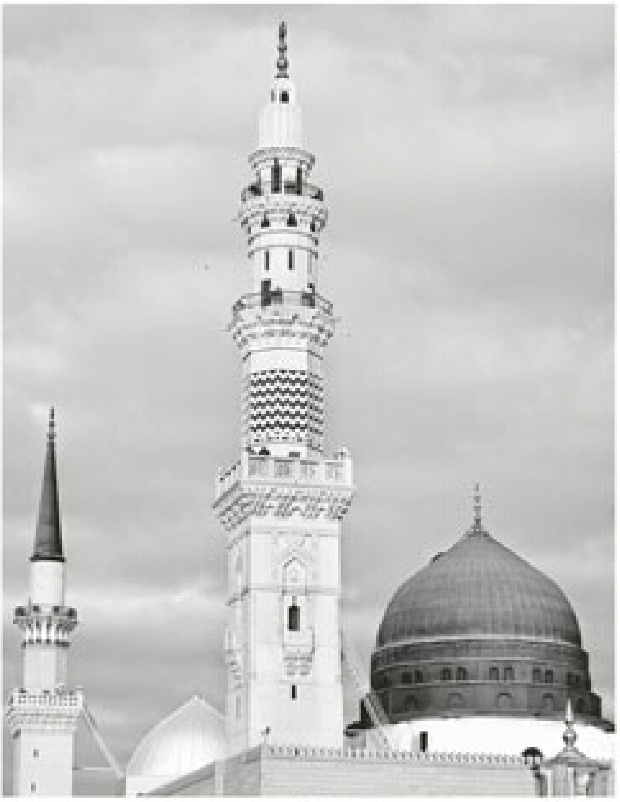

ونزاکت بار الفاظ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ (سیرت النبی جلد ۳)''

اسی مقام قرب اور توشہ خلوت میں دیگر انعامات نفیسہ کے علاوہ پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عرضداشت پر حضور ﷺ نے کئی بار بارگاہ رب العزت میں تخفیف کے لئے التجاء کی۔ چنانچہ نمازوں کی تعداد پانچ کردی گئی اور ثواب پچاس ہی کا رہا۔ فراز عرش سے محبوب رب العالمین مراجعت فرمائے خاکدان ارضی ہوئے ابھی یہاں رات کا سماں تھا ہر سو رات کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ سپیدۂ سحر کا کہیں نام نشان تک نہ تھا۔

واقعہ معراج کو اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کردیا گیا یہ مسافت بیشک بڑی طویل ہے اس سفر میں پیش آنے والا ہر واقعہ بلاشبہ عجیب وغریب ہے اسی لئے وہ دل جو نور ایمان سے خالی تھے انہوں نے اسے اسلام اور داعی اسلام کے خلاف سب سے بڑا اعتراض قرار دیا۔ ضعیف الایمان لوگوں کے پاؤں ڈگمگا گئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں یقین کا چراغ ضوفشاں تھا انہیں قطعاً کوئی پریشانی اور تذبذب نہیں ہوا اور نہ دشمنان اسلام کی ہرزہ سرائی اور غوغا آرائی سے وہ متاثر ہوئے، بلکہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بلاجھجک جواب دیا کہ اگر میرے آقا ومولا نے ایسا فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہے اہل ایمان کے نزدیک کسی واقعہ کی صحت وعدم صحت کا انحصار اس پر نہیں تھا کہ ان کی عقل اس بارے میں کیا رائے رکھتی ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بے پایاں کے سامنے کسی چیز کو ناممکن خیال نہیں کرتے تھے ان کا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے جس طرح چاہے کرسکتا ہے۔ ہمارے وضع کئے ہوئے قواعد وضوابط، اس کی قدرت کی بیکرانیوں کو محیط نہیں ہو سکتے اور جو اس واقعہ کی خبر دینے والا ہے وہ اتنا سچا ہے کہ اس کی صداقت کے متعلق شک شبہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ جب اس نے بتادیا جس کی صداقت ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ اس قدرت والے نے ایسا کیا ہے جو علی کل شئی قدیر ہے تو پھر وہ امکان وعدم امکان کے چکر میں کیوں پڑیں؟ اس لئے جب شب اسریٰ کی صبح کو حرم میں نبی برحق نے کفار کے بھرے مجمع میں اس عنایت ربانی کا ذکر فرمایا تو لوگ دو حصوں میں بٹ گئے بعض نے صاف انکار کر دیا اور بعض نے بلا چون وچرا تسلیم کرلیا۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

لیکن آج قدرے صورت حال مختلف ہے۔ ایک گروہ تو وہی منکرین کا ہے دوسرا گروہ وہی ماننے والوں اور یقین کرنے والوں کا ہے لیکن اب تیسرا گروہ بھی نمودار ہوگیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے اذہان اس منکر گروہ کی علمی اور مادی برتری کے حلقہ بگوش ہیں اور دھر اسلام سے بھی ان کا رشتہ ہے وہ نہ اسلام سے رشتہ توڑنے پر رضامند ہیں اور نہ اپنے ذہنی مربیوں کے مزعومات ونظریات رد کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ ناچار اس واقعہ کی ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ واقعہ کا نام تو رہ جاتا ہے لیکن ان کے سارے حسن وجمال پر پانی پھر جاتا ہے اور اس کی معنویت کالعدم ہو جاتی ہے یہ لوگ اپنے اس طریقہ کار پر بڑے مطمئن نظر آتے ہیں وہ دل میں سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام پر وارد ہونے والا ایک بہت بڑا اعتراض دور کردیا ہے اس لئے ہمیں مختصراً تینوں گروہوں کو ایسے دلائل فراہم کرنا ہے اگر وہ تعصب کو لائے طاق رکھ کر ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھا سکتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت اور اس کی شان کبریائی پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور فخر موجودات باعث تخلیق کائنات، سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول مانتے ہیں، ان کے لئے تو واقعہ معراج کی صداقت پر اس آیت کریمہ کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہاں اس آیت جلیلہ کی مختصری تشریح کی جاتی ہے۔

آیت کا آغاز ''سبحان'' کے کلمہ سے کیا گیا، یہ سبح یسبح سے علم ہے اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب ونقائص سے مبرا اور منزہ ہے علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

''علم تسبیح کعثمان للرجل وانتصابہ بفعل مضمر ودل علی التنزیہ البلیغ من جمع القبائح التی یضیف الیہ اعداء اللہ (کشاف)

''یعنی یہ تسبیح مصدر کا علم ہے، جس طرح عثمان (اس کا ہم وزن کسی شخص کا علم ہوتا ہے اور یہاں فعل مضمر ہے جو اس کو نصب دیتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تمام کمزوریوں، عیبوں اور کوتاہیوں سے بالکل پاک منزہ ہے جن سے کفار اللہ تعالیٰ کو متہم کرتے تھے۔ علامہ آلوسی نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کا جو ارشاد نقل کیا ہے وہ بھی اس معنی کی تائید کرتا ہے۔

''عن طلحۃ قال سالت رسول اللہ ﷺ عن تفسیر سبحان اللہ فقال تنزیہ اللہ عن کل سوء

سبحان کے کلمہ سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقص، ہر کمزوری اور بے بسی سے پاک ہے اس کے لئے دلیل کی ضرورت تھی۔ کیونکہ کوئی دعویٰ دلیل کے بغیر قابل قبول نہیں ہوا کرتا بطور دلیل ارشاد فرمایا:

''الذی اسریٰ بعبدہ''

یعنی اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے محبوب بندے کو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اتنا طویل سفر طے کرایا۔ اور اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں اور آیات بینات دکھائیں۔ جو ذات اتنے طویل سفر کے اتنے قلیل وقت میں طے کرا سکتی ہے۔ واقعہ اس کی قدرت بے پایاں اس کی عظمت بیکراں ہے اور اس کی کبریائی کے دامن پر کسی کمزوری اور بے بسی کا کوئی داغ نہیں جس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سبحانیت کی دلیل کے طور پر ذکر فرمایا ہے وہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوسکتا بلکہ کوئی بڑا اہم عظیم الشان اور محیر العقول واقعہ ہوگا۔ اس لئے معراج کا انکار کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور سبوحیت کی ایک قرآنی دلیل کو منہدم کرنا ہے۔

''اسریٰ'' رات کو سیر کرانے کو کہتے ہیں لیلا پر تنوین تقلیل کی ہے یعنی یہ سفر رات کے وقت ہوا لیکن اس سفر میں ساری رات ختم نہیں ہوئی بلکہ رات کے ایک قلیل حصہ میں بڑی طمانیت اور عافیت سے طے پایا۔ اسریٰ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بعبدہ کے لفظ سے فرمایا گیا جس کی متعدد حکمتیں ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی بے

WWW.NAFSEISLAM.COM

مثل رفعت شان اور عالی مرتبت کو دیکھ کر امت اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے جس میں عیسائی کمالات عیسوی کو دیکھ کر مبتلا ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ مفسرین نے لکھا ہے جب حضور ﷺ بارگاہ صمدیت میں مقام ''قاب قوسین او ادنیٰ'' پر فائز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا:

بم اشرفک یا محمد؟

اے سراپا حمد وستائش تجھے جس لقب سے سرفراز کروں؟ تو حضور نے جواباً عرض کی:

بنسبتی الیک بالعبودیہ

مجھے اپنا بندہ کہنے کی نسبت سے مشرف فرما۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ذکر معراج کے وقت اسی لقب کو ذکر فرمایا جو اس کے حبیب نے اپنے لئے خود پسند فرمایا تھا۔

لنریہ من آیاتنا...... الخ'' ان کلمات میں اس سفر کی غرض وغایت بیان فرمائی کہ یہ سفر یوں نہیں کہ بھاگم بھاگ کرتے ہوئے حضور گئے ہوں۔ اور اسی عجلت سے واپس آگئے ہوں نہ کچھ دیکھا نہ سنا بلکہ صحیفہ کائنات کے ہر ہر صفحہ پر گلشن حیات کی ہر ہر پتی پر اللہ تعالیٰ کی قدرت، عظمت علم اور حکمت کے جتنے کرشمے تھے سب بے نقاب کر کے آپ کو دکھا دیئے گئے۔

اب آپ خود غور فرمایئے کہ جو لوگ معراج کو عالم خواب کا ایک واقعہ کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی سبوحیت اور پاکی کی دلیل کیوں کر بن سکتا ہے؟

قرآن کا یہ انداز بیان صاف بتا رہا ہے کہ یہ واقعہ خواب کا نہیں بلکہ عالم بیداری کا ہے اس پر یہ شبہ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کی دوسری آیت میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ رویا یعنی خواب تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ماجعلنا الرویا التی اریناک الافتنۃ للناس''

یہاں رویا کا لفظ ہے اس کے معنی خواب ہے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے یہ خواب آپ کو صرف اس لئے دکھایا تا کہ لوگوں کی آزمائش کی جا سکے۔ جب خود قرآن پاک نے تصریح کر دی کہ یہ خواب تھا تو پھر اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ جواباً عرض ہے کہ اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس آیت کا تعلق واقعہ معراج سے ہے ہی نہیں بلکہ کسی دوسرے خواب سے ہے اور اس پر ہی اصرار ہو کہ اس آیت میں معراج ہی کا ذکر ہے تو پھر حضرت ابن عباس رضی الہ عنہما کی تصریح کی بعد کوئی التباس نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا یہاں رویا سے مراد عالم بیداری میں آنکھوں سے دیکھنا ہے:

''قال ابن عباس ھی رویا عین اریھا رسول اللہ ﷺ

''

علامہ ابن عربی اندلسی نے احکام قرآن میں ابن عباس کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

''ولو کانت رویا منام ما افتتن بھا احد ولا انکرھا فانہ یستبعد علی احد ان یریٰ نفسہ تخترق السموات وتجلس علی الکرسی ویکلمہ الرب (احکام القرآن)

یعنی اگر معراج عالم خواب کا واقعہ ہوتا تو کوئی اس سے فتنہ میں مبتلا نہ ہوتا اور نہ کوئی اس کا انکار کرتا کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو دیکھے کہ وہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اوپر جا رہا ہے یہاں تک کہ وہ کرسی پر جا بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے گفتگو فرمائی تو یہ ایسے خواب کو بھی مستبعد اور خلاف عقل قرار دے کر اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

یہ لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ کہ واقعہ معراج بیان کرنے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا:

''ثم استیقظت وانا فی المسجد الحرام''

''پھر میں نیند سے بیدار ہوا اور اپنے آپ کو مسجد حرام میں پایا'' اس روایت کے متعلق فن حدیث کے ماہر کی تصریح ملاحظہ فرمایئے، شبہ خود بخود دور ہو جائے گا۔

فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے شریک رضی اللہ عنہ نے نقل کئے ہیں اور شریک لیس بالحافظ عند اہل الحدیث (روح المعانی جلد ۱۵) کہ اہل حدیث کے نزدیک شریک حافظ حدیث نہیں ہیں۔

دوسری روایت سنیئے:

ان ھذا اللفظ رواہ شریک عن انس وکان قد تغیر باخرہ فیعول علی روایات الجمع۔ (احکام القرآن الابن عربی)

یہ الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف شریک نے روایت کئے ہیں۔ ان کا حافظہ آخر میں کمزور ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کی روایات کے بجائے ان روایات پر بھروسہ کیا جائے گا جو باقی تمام راویوں نے بیان کی ہیں۔ عجب بات یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریک کے علاوہ دیگر آئمہ حدیث ابن شہاب، ثابت البنانی، اور قتادہ نے بھی روایت کی ہے لیکن ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں۔

''وقد روی حدیث الاسریٰ من انس جماعۃ من الحافظ المتقنین والائمۃ المشھورین کابن شہاب وثابت البنانی وقتادہ فلم یات احد منھم بما اتی بہ شریک (روح المعانی جلد ۱۵)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

''وقولہ فی حدیث شریک عن انس ثم استیقظت فاذا انا فی الحجر معدود فی غلطات شریک''

یعنی ان الفاظ کا شمار شریک کی غلطیوں میں ہوتا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی استشہاد کیا جاتا ہے۔ کہ ان حضرات کا بھی یہی خیال تھا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے۔ لیکن محدثین پہلے تو اس قول کی نسبت ان حضرات کی طرف کرنے کو بھی مشکوک سمجھتے ہیں۔ اور اگر روایت ثابت ہو بھی جائے تو ان کے قول پر جمہور صحابہ کے ارشادات کو ہی ترجیح دی جائے گی۔ کیونکہ اس وقت حضرت صدیقہ تو بالکل کمسن بچی تھیں۔ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ابھی تک مشرف با اسلام بھی نہ ہوئے تھے، نیز یہ ان صاحبان کی اپنی ذاتی ہے حضور کا ارشاد نہیں۔ علامہ ابی حیان اس کے متعلق لکھتے ہیں:

''وما روی عن عائشۃ ومعاویۃ انہ کان مناما فلعلہ لا یصح لم یکن فی ذالک حجۃ لانہما لم شاھدا ذالک لصغر لعائشۃ وکفر معاویۃ ولانہما لم یسند ذالک الی رسول اللہ ﷺ ولا حدثا بہ عنہ (بحر المحیط)

اسی سلسلہ میں مقالات سرسید کے مطالعہ کا بھی اتفاق ہوا۔ انہوں نے بھی بڑے شد ومد سے معراج کو خواب ثابت کیا ہے اور اس ضمن میں طویل بحث کی ہے ان کا مقالہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مستشرقین اور عیسائی مورخین کے اعتراضات سے گھبرائے ہوئے ہیں اور ان کے زہر میں بجھے ہوئے طعن وتشنیع کے تیروں سے اسلام کو ہر قیمت پر بچانا چاہتے ہیں۔ خواہ اس کوشش میں اسلام کا حلیہ بھی کیوں نہ بگڑ جائے عظمت مصطفوی کا عقیدہ ہی کیوں نہ متزلزل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کے دلائل وبراہین کو ہی کیوں نہ منہدم کرنا پڑے۔ آپ اس جذبہ کے اخلاص کی تعریف کر سکتے ہیں لیکن عواقب ونتائج کے لحاظ سے آپ اس کی تحسین نہیں کر سکتے۔ کیا معراج کا انکار کر کے آپ نے کسی کو حلق بگوش اسلام بنالیا ہے۔

کیا آپ کی معذرت خواہی کو انہوں نے قبول کر کے آپ کے پیش کردہ ماڈرن اسلام پر اظہار ناراضگی چھوڑ دیا ہے؟

ہرگز نہیں تو پھر اس محبت کا کیا حاصل، بجز اس کے کہ کے صحیح واقعات کا انکار کر کے اپنے تمام علمی روشہ کو مشکوک اور مشتبہ

کردیا جائے۔

ہاں میں طویل مقالہ کا ذکر کر رہا تھا اس میں حضرت سرسید نے لکھا ہے کہ واقعہ معراج کے متعلق جو احادیث مروی ہیں ایک دوسرے سے اس قدر متناقض ہیں کہ صراحتاً ایک دوسرے کی تردید کرتی ہیں۔ اور اپنی صحت کے اعتبار کو کھو دیتی ہیں۔(مقالات سرسید ۶۲ ۷ صفحہ)

لیکن تناقض وتضاد کے جو نمونے انہوں نے ذکر کئے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں، مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ اس وقت حطیم میں تھے، دوسری میں ہے کہ حجر میں تھے۔ تیسری میں ہے کہ مسجد حرام میں تھے۔

ذرا غور فرمائیے! کہ ان روایات میں تضاد نام کی کوئی چیز ہے؟ حطیم اور حجر تو ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں۔ یعنی وہ جگہ جو اصل میں تو کعبہ شریف کا حصہ تھی لیکن جب سیلاب کی وجہ سے خانہ کعبہ گر گیا اور قریش نے اسے دوبارہ تعمیر کرنا چاہا تو سرمایہ کی قلت کی وجہ سے اسے باہر چھوڑ دیا یہ حصہ (حطیم یا حجر) مسجد حرام میں ہے۔

تضاد کی ایک دوسری مثال مختلف آسمانوں کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چھٹے آسمان کے متعلق ایک حدیث میں ہے:

''ثم صعد بی الی السماء السادسۃ فاذا موسیٰ''

مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام کو پایا دوسری حدیث میں ہے:

ثم عرج بنا الی السماء السادس فاذا انا بموسیٰ فرحب لی ودعالی''

پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف اوپر لایا گیا وہاں میں نے موسیٰ کو پایا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعا کی۔

تیسری حدیث میں ہے۔

''لما جاوزت فبکی''

جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے۔ آپ خود فرمائیے کہ حدیث کے ان کلمات میں کوئی تضاد ہے؟

ہم مانتے ہیں کہ بعض روایات ایسی ہیں جن میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اس متعلق خود علماء حدیث نے تصریح کی ہے اور جو حدیث زیادہ صحیح اور قوی تھی اس کو خود ترجیح دے دی ہے جو تضاد ممتنع ہے وہ تو یہ ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی پایہ کی ہوں کسی کو کسی پر ترجیح بھی نہ دی جاسکتی ہو اور ان کی یکجا جمع بھی نہ کیا جاسکتا ہو۔

بہر حال یہ ان لوگوں کے شکوک وشبہات کا مجمل تذکرہ ہے جو کسی نہ کسی طرح دلائل نقلیہ کا سہارا لے کر جسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں۔

اب ذرا ان حضرات کے ارشادات کیطرف توجہ فرمائیے جو معراج اور دیگر معجزات کا اسی لئے انکار کرتے ہیں کہ یہ خلاف عقل ہے، ان لوگوں کا دعویٰ یہ ہے کہ کائنات کا یہ نظام اس لئے بے عدیل ارتباط اور موزونیت، بے مثل ترتیب، اور یکسانیت اس امر پر شاہد ہے عادل ہے کہ یہ نظام چند قوانین اور ضوابط کے مطابق عمل پیرا ہے۔

جنہیں قوانین فطرت کہا جاتا ہے۔ اور فطرت کے قوانین اٹل ہیں۔ ان میں ردوبدل ممکن نہیں، ورنہ کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اس لئے عقل معجزات کو تسلیم نہیں کرتی، کیونکہ معراج بھی ایک معجزہ ہے اس لئے یہ بھی عقلاً محال ہے۔ اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ علماء اسلام نے معجزہ کی تعریف جو کی ہے۔ وہ یہ نہیں کہ معجزہ وہ ہوتا ہے جو قوانین فطرت کے خلاف اور نوامیس قدرت سے برسرپیکار بلکہ معجزہ کی تعریف یہ ہے کہ:

''الاتیان بامر خارق للعادۃ بقصد بہ بیان صدق من ادعی انہ رسول اللہ المسامرہ وغیر حامن کتب العقائد)''

یعنی مدعی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کسی ایسے امر کا ظہور پذیر ہونا جو عادت کے خلاف ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ یہ تعریف نہیں کی گئی کہ معجزہ وہ ہے جو قانون فطرت اور نوامیس قدرت کے خلاف مانا جاتا ہو ہوسکتا ہے کہ یہ معجزات قانون فطرت کے مطابق ہی رو پذیر ہوئے ہوں۔ لیکن ابھی تک وہ قانون فطرت ہمارے ادراک کی سرحد سے ماورئی ہو۔ یہ دعویٰ کرنا فطرت کے تمام قوانین بے نقاب ہو چکے ہیں اور ذہن انسانی نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔ انتہائی مضحکہ خیز اور غیر معقول ہے۔

آج تک کسی فلسفی یا سائنسدان نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا۔

نیز قوانین قدرت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ اٹل اور غیر متغیر ہیں یہ بھی نا قابل تسلیم ہے۔ یہ خیال تب قابل تسلیم ہوتا جب ان قوانین کو ہر قسم کے نقص اور عیب سے مبرا سمجھ لیا جائے۔ اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ اختیار کیا جائے کہ اس کائنات کی آرائش وزیبائش کے لئے یہی قوانین کفایت کرتے ہیں۔ لیکن اہل خرد کے نزدیک یہ خیال محال نظر ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مقالہ نگار نے معجزہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

It is an unwarranted idealism and optimism which finds the course of nature so wise an so good that any change in it must be regarded as incredible.(Ency,Bri. v15 p-586)

یہ ایک غیر معقول تصور اور خوش فہمی ہے جو یہ خیال کرتی ہے کہ فطرت کا طریق کار اتنا دانش مندانہ اور بہترین ہے کہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی جائز نہیں۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہیں، یا نہیں؟ اگر آپ منکر ہیں تو آپ سے معجزات کے متعلق بحث عبث اور قبل از وقت ہے۔ پہلے آپ کو وجود خداوندی کا قائل کرنا پڑے گا اس کے بعد معجزے کے اثبات کا مناسب وقت آئے گا اور اگر آپ وجود خداوندی کے قائل تو ہیں لیکن آپ کا تصور یہ ہے کہ خدا اور فطرت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ یا آپ خدا کو خالق کائنات تو مانتے ہیں لیکن یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس کا اب اپنی پیدا کردہ دنیا میں کوئی عمل دخل نہیں اور وہ اس میں کسی طرح کا تصرف نہیں کر سکتا۔ بلکہ الگ تھلگ بیٹھ کر ایک بے بس تماشائی کی طرح کائنات کے ہنگامہ ہائے خیر وشر کو خاموشی سے دیکھ رہا ہے۔ لیکن کچھ نہیں کر سکتا۔ تو پھر معجزہ کے انکار کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے لیکن اگر آپ ذات خداوندی کے قائل ہیں اور اسے خالق ماننے کے ساتھ ساتھ قادر مطلق اور مدبر با اختیار بھی تسلیم کرتے ہیں اور یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ کوئی پتہ اس کے اذن کے بغیر جنبش تک نہیں کر سکتا تو پھر آپ کا نوامیس فطرت کو غیر متعین کرنا اور اس بنا پر معجزات کا انکار ہمارے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عام معمول یہ ہے کہ وہ علت ومعلول اور سبب ومسبب کے تسلسل و قائم رکھتا ہے اور ظہور معجزہ کے وقت اس نے اپنی قدرت اور حکمت کے پیش نظر خلاف معمول اس تسلسل کو نظر انداز کر دیا ہے کیونکہ وہ ایک بااختیار ہستی ہے۔ وہ جب چاہے اپنے معمول کو بدل دے۔

ایک شخص کی سالہا سال کی عادت یہ ہے کہ وہ روزانہ رات کو دس بجے سوتا ہے اور صبح چار بجے بیدار ہوتا ہے۔ اگر کسی روز آپ اسے ساری رات جاگتے ہوئے دیکھیں تو آپ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس مشاہدہ کا انکار نہیں کر سکتے زیادہ سے زیادہ آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ آج خلاف معمول فلاں صاحب رات بھر جاگتے رہے۔ اسی طرح ان قوانین فطرت کو عادت خداوندی اور معمول ربانی سمجھنا چاہیے اور کسی چیز کا خلاف معمول وقوع پذیر ہونا قطعاً اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا:

The law of nature may be regarded as habits of the divineactifity ,and miracles as unusual acts which,while consistant with divine charachter,mark a new stage in the fulfilment of the purpose of God.

(Ency,Bri V 15 P - 586)

قوانین قدرت کو ہم عادت خداوندی کہہ سکتے ہیں اور معجزات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کے پیش نظر خلاف عادت ایسا کیا ہے اور یہ قطعاً ناروا نہیں۔

مغربی فلاسفہ میں سے ڈیوڈ ہیوم David Hume نے معجزات پر بحث کی ہے اور بڑے شد ومد سے ان کا انکار کیا ہے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لئے جو طریقہ اس نے اختیار کیا ہے وہ توجہ طلب ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ عالم ایک مخصوص نہج اور متعین انداز کے مطابق چل رہا ہے۔ اور معجزات ہمارے تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف رو پذیر ہوتے ہیں اس لئے معجزہ کو ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس جو دلائل ہیں وہ تجربہ اور مشاہدہ کے دلائل و براہین سے جب تک قوی و مضبوط نہ ہوں اس وقت تک ہم معجزہ کو تسلیم نہیں کر سکتے اور کیونکہ ثبوت معجزہ کے لئے ایسے وزنی دلائل موجود نہیں اس لئے عقلاً معجزہ کا امکان تسلیم کرنے کے باوجود ہم ان کے وقوع کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار ہیوم کے اس نظریہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ہم تمہارا یہ قاعدہ ماننے کے لئے نہیں کہ معجزات تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ تجربات سے تمہاری مراد کیا ہے؟ کیا تم یہ کہتے ہو کہ معجزہ تمام تجربات کے خلاف ہوتا ہے؟ تو آپ کا یہ قاعدہ کلیہ محتاج دلیل ہے۔ پہلے اپ یہ تو ثابت کرلیں کہ آپ نے تمام تجربات کا احاطہ کر لیا ہے۔ پھر آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہر معجزہ ان تمام تجربات کے خلاف ہے۔

جب تک کہ آپ اپنی دلیل کی کلیت ثابت نہیں کر سکتے اس وقت تک آپ کی دلیل قابل قبول نہیں۔ اور آپ یہ کہیں کہ تجربات سے مراد تجربات عامہ ہیں یعنی معجزہ تجربات عامہ کے خلاف ہے تو پھر اس سے فقط اتنا ہی ثابت ہوا کہ معجزہ عام تجربات اور عام معمولات کے خلاف ہے۔ تمام تجربات اور مشاہدات کے مخالف ہونا تو لازم نہ آیا ہو سکتا ہے کہ یہ معجزہ کسی تجربہ کے مطابق ہو لیکن وہ تجربہ آپ کے فہم کی رسائی سے ابھی بلند ہو:

it means only common experience then it simply asserts that the miracle is unusual a truism.

(Ency,Bri V 15 P - 586)

استاد محمد امین مصری ہیوم کے فلسفہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہیوم نے اپنے ایک مقالہ میں معجزات کی بحث کی ہے اور بڑی کوشش سے ان کا بطلان ثابت کیا ہے۔

اس میں اس نے لکھا ہے:

کیونکہ معجزات ہمارے تجربے کے خلاف ہیں اس لئے ناقابل تسلیم ہیں۔ استاد موصوف لکھتے ہیں کہ ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم ہیوم سے پوچھیں کہ ایک طرف تو تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ علت ومعلول اور سبب ومسبب کا حقیقت الامر سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ ہم بارہا مشاہدہ کرتے آئے ہیں کہ ایسا ہو تو یوں ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے ایک چیز کو دوسری چیز کی علت فرض کر لیا حالانکہ حقیقت میں اس کا علت ہونا ضروری نہیں۔ اور دوسری طرح تم معجزہ کا انکار اس اساس پر کرتے ہو کہ یہ مشاہدہ اور تجربے کے خلاف ہے۔ جب تمہارے نزدیک علیت ومعلولیت کا کوئی قانون ہی نہیں۔ ہر چیز بغیر تحقیق علیت وقوع پذیر ہو رہی ہے دوسری کسی چیز کے ساتھ ربط نہیں تو پھر اگر معجزہ کا وقوع ہوا جس کی ہم تعلیل کرنے سے قاصر ہیں۔ تو کون سی قباحت ہوگئی۔ پہلے بھی جتنی چیزیں معرض وجود میں آئیں وہ علت حقیقیہ کے بغیر موجود تھیں۔ اور یہ امر بھی بغیر علت کے ظاہر ہوا پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک تو تم تسلیم کرتے ہو۔ اور دوسرے کے انکار میں اتنا غلو کرتے ہو کہ تمہیں اپنے فلسفہ کی بنیاد بھی سرے سے فراموش ہوگئی ہے۔

(قصہ الفلسفۃ الحدیثۃ جزو اول صفحہ نمبر ۲۴۵)

اور بعض صاحبان نے اپنے جذبہ تجسس کو یہ تھپکی دے کر سلا دیا کہ ان واقعات کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ معجزات محض عقیدت مندوں کے جوش عقیدت کی کرشمہ سازیاں ہیں کہ انہوں نے معمولی عادی واقعات کو مبالغہ آمیزی سے اس طرح بیان کیا کہ انہیں خرق عادت بنا کر رکھ دیا۔ جو لوگ تحقیق وجستجو کی خارزار وادیوں میں آبلہ پائی کی زحمت برداشت کرنا چاہتے ہوں اور اس کے لئے کوئی عقدہ لاینحل کھل سکتا ہے؟ یہ غور طلب ہے۔

آخر میں میں ایک اہم مقالہ کی طرف اشارہ کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں۔

معجزات کے بارے میں جناب محترم سر سید احمد خان نے ایک مفصل مقالہ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ معجزہ اس وقت تک معجزہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ قوانین قدرت کے خلاف نہ ہو کیونکہ اگر وہ کسی قانون قدرت کے مطابق ہوگا تو اس کا ظہور نبی کے علاوہ کسی اور شخص سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے معجزہ کا خلاف قانون ہونا ضروری ہے۔ قانون قدرت اٹل ہے ان میں کسی قسم کی تبدیلی یا ردو بدل کا رونما ہونا قطعاً باطل ہے۔ کیونکہ نصوص قرآنیہ میں بار بار تصریح کی گئی ہے کہ قانون قدرت میں تغیر وتبدل نہیں آ سکتا اس لئے ثابت ہوا کہ معجزہ کا وقوع باطل ہے

۔

آپ نے سر سید محترم کا استدلال ملاحظہ فرمالیا:

انہوں نے معجزہ کی من گھڑت تعریف کر کے معجزہ کا بطلان کیا ہے، حالانکہ ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ علماء اسلام نے معجزہ کی تعریف یہ نہیں کی کہ وہ قوانین فطرت کے خلاف ہو بلکہ معجزہ وہ ہے جو خارق عادت ہو۔ نیز معجزات کو قوانین فطرت کے خلاف کہنے کا دعویٰ تو تب درست ہو سکتا ہے جب کہ پہلے تمام قوانین فطرت اور سنن الٰہیہ کے احاطہ کرنے کے دعویٰ کو کوئی ثابت کر لے اور جب تک یہ ثابت نہ ہو اور جو یقیناً ثابت نہیں تو پھر معجزات کو سنن الٰہیہ کے خلاف ٹھہرانا سراسر لغو ہوگا۔

بہر حال جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اس کے قادر مطلق ہونے کو تسلیم کرتا ہے اور یہ مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے بس تماشائی کی طرح اس ہنگامہ خیر وشر کو دور سے بیٹھا ہوا دیکھ نہیں رہا بلکہ اس کے حکم سے اس کی حکیمانہ تدبیر اور اس کے اذن سے نبض ہستی محو خرام ہے اسے قطعاً ایسے معجزات کے بارے میں شک نہیں ہونا چاہیے جو صحیح اور قابل وثوق ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں۔

قرآن کریم میں حضور سرور کائنات ﷺ کے اس عظیم ترین معجزہ معراج کو جس مخصوص اسلوب سے بیان کیا گیا ہے اس میں غور کرنے کے بعد عقل سلیم کو بلا چون وچرا ماننا پڑا ہے کہ یہ واقعہ جس طرح آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ میں مذکور ہے وہ سچ ہے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جے یو پی کے تحت ڈاکٹر صدیق راٹھور کی زیر صدارت آل پارٹیز کانفرنس میں مختلف رہنما شریک ہیں (جنگ فوٹو)

لاہور: مسلم لیگ کے قائد میاں نواز شریف داتا دربار پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں (اے پی پی)

کراچی: دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر میں ختم بخاری شریف کے پروگرام سے علامہ جمیل احمد نعیمی بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دے رہے ہیں۔ مفتی جان محمد نعیمی، علامہ غلام یاسین، مفتی نذیر احمد، مفتی اشفاق رسول، مولانا ابوبکر اور دیگر بھی موجود ہیں (ق ف)

[illegible]

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے چیئرمین سنی اتحاد کونسل صاحبزادہ فضل کریم کی قیادت میں علماء کا وفد ملاقات کر رہا ہے

لاہور: داتا دربار میں جمعرات کی شب ہونے والے خودکش دھماکوں کے بعد رضاکار زائرین کو جائے وقوعہ سے نکال رہے ہیں جبکہ دوسری طرف دھماکے میں شہید ہونے والے زائرین کے لواحقین ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے ہیں

سنی اتحاد کونسل کے تحت علماء مشائخ کنونشن سے صاحبزادہ فضل کریم، شاہ زوہیب الحق، حاجی حنیف طیب، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا کوکب نورانی، مفتی غلام نبی، قاری طارق محبوب اور دیگر خطاب کر رہے ہیں

اخوندزادہ سیف الرحمٰن کی رسم قل کے موقع پر پیر افضل قادری، اقبال چشتی، علامہ احمد سعید سیفی خطاب کر رہے ہیں، حاجی عبدالمجید خان، عبدالحمید سیفی ساتھ بیٹھے ہیں (فوٹو پاکستان)

CARE
SCHOOL SYSTEM
Nursery to Matric

"A Healthy, Capable, Confident & Caring Child is your Aim
CARE School System is your Partner."

محدود نشستوں پر

نرسری، پریپ، پرائمری کلاسوں میں داخلے جاری ہیں

ناظرہ قرآن مجید (لازمی)، حفظ القرآن (اختیاری)،
معیاری اور صحیح روح کے مطابق دینی تعلیم
اور
ماڈرن ایجوکیشن ساتھ ساتھ.........

- کشادہ، روشن اور ہوا دار کمروں پر مشتمل شاندار عمارت
- تعلیمی ماہرین کی زیرنگرانی اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ماحول
- تجربہ کار اور تعلیم یافتہ اسٹاف
- کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- Early Childhood Development کے مطابق ترتیب دیا گیا نصاب و سرگرمیاں
- میڈیکل چیک اپ اور والدین کو رپورٹ کی فراہمی
- تعلیمی و تفریحی دورے

ایک مکمل اسکول

مربوط، منظم
اور
متحرک
تعلیمی
و
تربیتی نظام

ایک معیاری تربیت گاہ

داخلہ
فری
انتہائی مناسب
ماہانہ فیس

Visiting Hours 10am to 12 noon

متصل
فاروقی مسجد بالمقابل گرین ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی نمبر 3، کراچی

0321-2771272 021-7777457

Muslehuddin

Computer Institute & Coaching Centre

IX, X, XI, XII
ARTS & COMMERCE

Sunday Classes

B Com I & II

Ms Office
- MS Word
- MS Excel
- MS Power Point
- Internet

Graphics
- Photoshop CS
- Freehand 10.0
- Corel Draw
- Inpage

Web Designing
- Flash
- Dreamweaver
- Photoshop CS
- ImageReady CS

Programing
- Peachtree (Latest) 2 Months
- C # 1 Month
- Oracle 9i 3 Months
- Visual Fox Pro 9.0 3 Months

Timing at: 07:00pm to 12:00am

Address Darul Kutub Hanfia 3rd ,Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000

0321-2273672, 0313-9221770, 0333-3244731

Managed By : Anjuman Talaba-e-Islam

حج وعمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ

جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز

حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)

چیف ایگزیکٹیو الحاج محمد اسماعیل غازیانی

آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

Contact
021-2215027
0300-2278625

MEDICAR

Mana & Co

Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products

Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market,
Katchi gali #1,Near Densohall karahci

Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

MEDICARE MANA

MEHAK TRADERS

SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS

54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

اللہ کی خوشنودی (اسکا قرب) سب سے بڑی نعمت ہے۔ (اور) اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ توبہ:۷۲)

Monthly MUSTAFAI NEWS Karachi

ماہنامہ مُصطفائی نیوز

جولائی ۲۰۱۰

www.mustafai.com

سدا سلامت پاکستان
تا قیامت پاکستان
محبت پاکستان، عشق پاکستان

ہمارا ایمان

کرپشن سے پاک پاکستان

کرپشن سے اجتناب کیجیے
کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجیے
کرپٹ افراد کا احتساب کیجیے

مصطفائی تحریک

مصطفائی تحریک

مصطفائی معاشرے کے قیام کی عملی صورت نکالے

انجمن طلباء اسلام

راہ اعتدال پر گامزن محب وطن طلباء کی تنظیم ہے

پورے ملک میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹیز
کے نیٹ ورک کو فعال بنا کر ہم پاکستان کو
ویلفیئر اسٹیٹ بنانے کیلئے پہلا قدم اٹھا سکتے ہیں

قائد طلباء
سید جوادالحسن کاظمی
مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام و متحدہ طلباء محاذ پاکستان

پنجاب کے وزیر قانون کو فوری طور پر برطرف کر کے سانحہ داتا دربار کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچا جائے

تعلیمی پالیسی نوجوان نسل کو حب الوطنی و اسلام کی درست تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں سے بھی آشنا کرے۔